U63036 .Date- 26.12.08

Title – MEEZANUL HAQ

Creator – Fazal Ahmad Taskheer.

Publisher – Mātba Naami Majtabai (Delhi).

Date – 1311 H

Pages – 72

Subjects – Ahadees; Tafaseer.

قال الشافعی الناس کلہم عیال ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی الفقہ
حق المیزان
میزان الحق
میزان الحق
من تصنیف حقیر قاضی فضل احمد بن قاضی الہ دین صاحب المتخلص بہ تسخیر ساکن قصبہ
شاہ پور ضلع گورداسپور
برد رسالہ حق المیزان تصنیف سید قطب شاہ صاحب غیر مقلد ساکن موضع گیلن
علاقہ تھانہ حجرہ ضلع منٹگمری
حسب فرمایش مصنف رسالہ ہذا
سنہ ۱۳۱۱ھ
در مطبع مجتبائی واقع دہلی باہتمام محمد عبد الاحد صاحب طبع ہوئی

فہرست مضامین کتاب میزان الحق مع صفحہ

میزان الحق

حصۂ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ واہل بیتہ وذریاتہ اجمعین اما بعد عاصی پرتقصیر قاضی فضل احمد بن حضرت قاضی الہ دین صاحب ساکن شاہ پور ضلع گورداسپور متخلص بہ تسخیر حنفی نقشبندی خدمت میں برادران اہل سنت وجماعت خصوص مقلدان حنفی المذہب کے عرض پرداز ہے کہ ایام ماہ شوال ۱۳۱۰ ہجری میں ایک رسالہ بنام حق المیزان تصنیف سید قطب شاہ غیر مقلد ساکن دھبولی تھانہ آدم پور ضلع جالندھر حال موضع گھلن تھانہ حجرہ ضلع منٹگمری (جن کی لیاقت علمی پہ مسائل کے قربان) دیکھا گیا۔ جہال کو عموماً اور باشندگان موضع دھبولی کو خصوصاً خوش کرنیکے لیے آپنے بہت عرقریزی کی ہے اور جانفشانی آپ کی ایسی ہوئی کہ جیسے مجھ جیسے نالائق کو جرأت رد ہولی مجملاً مکرر وار اور پھر مفصلاً ترتیب وار عرض کرتا ہوں منصف مزاج کے لیے اشارہ کافی ہے انتہی

مطبوعہ مطبع قیصری جالندھر سنہ ۱۳۱۱ ہجری ۱۲

نثر کا جواب نثر میں اور نظم ہندی کا رد نظم ہندی میں کیا گیا اور نام اس کتاب کا میزان الحق رکھا۔ خدا تعالے بطفیل حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول فرماوے آمین آمین

۱	شروع جواب	

اول رسالہ کا نام "حق المیزان" رکھا ہے۔ جس سے آپکی صرف نحو کا ستیاناس ہوا جاتا ہے[1] ایک ادنے طالب علم بھی جان سکتا ہے کہ آپ کی ترکیب مضاف و مضاف الیہ کیا عمدہ موزوں ہے گویا آپنے فصاحت علمار فصحار بلغار عرب وعجم کو ختم کردیا۔ اور تمام اہل علم کی صرف و نحو کے بر خلاف اپنے رسالہ کا نام "حق المیزان" رکھدیا۔

دوم ابتدا سے صفحہ پر آپنے دعوے کیا ہے کہ یہ کتاب قرآن و حدیث کے مطابق تقلید کے بارے میں لکھی گئی۔ یہ بات بھی آگے چلکر صاف ہو جاوے گی کہ آپ کی تابعداری حدیث اور قرآن میں برائے نام ہے۔

سوم شروع رسالہ کے صفحہ ۲ کے حاشیہ پر آپنے اسم مبارک حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب کبار درج کیا ہے۔ صرف اسطرح پر لکھا ہے "محمد رسول اللہ" حضرت کے نام مبارک پر درود شریف نہیں لکھی آپکا دعوے ہے کہ تابعدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ یعنی بڑا بخیل وہ ہے کہ ذکر کیا جاؤں میں پاس اُسکے اور نہ درود بھیجے مجھپر۔ دوسری حدیث شریف میں اسطرح پر آیا ہے کہ فرمایا[2]

---

[1] حق کی اضافت میزان کی طرف مفید معنی صحیح نہیں کما لا یخفی ۱۲

[2] حدیث شریف البخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ قریب من النار (یعنی بخیل خدا تعالی اور جنت سے دور ہے اور دوزخ کے نزدیک ہے) [3] مثنوی بخل درخت مرمار کستہ ۔ بلکہ در ہاویہ نگونسار اُو ۔ روی جنت را کجا بیند بخیل ۔ بستہ بے افتادہ زینہا ئی ہیل ۔ آنکہ اورا جز جہنم کار نیست ۔ جائے مسک جز میان نار نیست ۔ تفسیر قادری جلد ۲ ۱۲

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنے خاک میں بھرے
ناک اُس شخص کی یعنے خوار و ہلاک ہو "جو ذکر کیا جاؤں میں اُسکے پاس اور نہ بھیجے درود مجھپر" یہ ہر دو
حدیث جامع ترمذی اور حصن حصین میں ہیں۔ اور حضرت شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب
جذب القلوب میں اسطرح پر لاتے ہیں **حدیث شریف** فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِکَۃُ تَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَا دَامَ اِسْمِیْ فِی الْکِتَابِ یعنے
جو شخص درود بھیجتا ہے مجھپر کتاب میں "لکھنے میں" تو ہمیشہ فرشتے اُسکے واسطے استغفار کرینگے
جب تک کہ میرا نام کتاب میں رہیگا۔ اسپر نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص کاغذ کی بخل کی جہت سے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں لکھتا تھا اُسکا ہاتھ سٹر گر گیا
اور ایک اور تھا کہ صرف صلے اللہ علیہ لکھتا تھا وسلم اُسکے ساتھ نہیں ملاتا تھا اُسکو خواب میں رسول کریم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے عتاب ہوا کہ چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رہتا ہے یعنی لفظ وسلم
میں چار حروف ہیں اور ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہیں پس اس حساب سے چالیس نیکیاں ہوئیں۔ اور
انہی جہلا سے ہے جو رموز و اشارات پر اکتفا کرتے ہیں چنانچہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ صرف
ص یا صلعم یا صم لکھتے ہیں اور علیہ السلام کی جگہ ع یا عم یا ءم کرتے ہیں انتہی ملخصًا صفحہ ۲۶ سطر ۲ جذب القلوب
اردو مطبع نولکشور اب احادیث مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہو گیا کہ سید قطب شاہ صاحب مصنف حق المیزان
مستحق و مصداق اس وعید کے ہیں۔ یعنے خوار و ذلیل حاسد و بخیل ہیں۔ دعوے یہ ہے کہ ہم اہل سنت و
جماعت ہیں اور تابعداری رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ ہے کہ اُنکے نام مبارک پر درود شریف تک لکھنا
جائز نہیں سمجھا۔ گویا یہ انکار احادیث اُنکا بغرور دماغ ہے۔ پس ایسے شخص کے قول و فعل پر کوئی اعتبار نہیں
علی ہذا القیاس حضرات اصحاب کبار رضی اللہ تعالے عنہم کے نام پر بھی کوئی کلمہ تعظیمیہ نہیں لکھا۔ یہ تو شاید آپنے
بخیال ناقص خود بہت درست کیا۔ جب کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر درود شریف کا بھیجنا

گوارا نہیں رکھا تو اصحاب کبار پر بطریق اولے ناجائز ٹھیرا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

چہارم اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے مبارک کو حاشیہ پر اسطرح درج کیا ہے۔ ابابکر صدیق اللہ۔ عثمان غنی۔ حضرت عمر بن خطاب۔ حضرت شاہ مردان۔ یہ بہت احسن تھا۔ کہ ان حضرات کے نام کے ساتھ کلمہ تعظیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا جاتا۔ مگر آپ کی تہذیب اور ادب بحق بزرگان دین ایسی ہی ہے جس سے بجائے محبت کے بغض اور عداوت نمایاں ہے۔ اور معلومات آپ کی یہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام تحریر کیا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد دوسرے خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں حالانکہ یہ بات اہلسنت وجماعت کے مذہب کے برخلاف ہے۔ اس امر کو ایک جاہل آدمی بھی (جسنے یکی روٹی بھی پڑھی ہو) جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد دوسرے خلیفہ برحق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ وہ سبحان اللہ آپ کی علمیت۔

پنجم بعد اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کا تحریر کیا ہے۔ کوئی کلمہ تعظیمی اُنکے نام پر نہیں لکھا۔ اور حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا نام تک درج نہیں کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو اہلبیت سے بھی سخت عداوت ہے۔ کہ اُنکا نام لکھنا بھی منظور نہیں اور نہ اچھا سمجھا گویا محبت اہل بیت (جو بموجب احادیث صحیحہ اہل سنت وجماعت کا دین وایمان ہے) اُنکے دلمیں ذرہ بھر بھی نہیں ہے اس سے بھی ثابت ہے کہ آپ بموجب اپنے دعوے ادعا کے اہل سنت وجماعت میں سے نہیں ہیں شاید یہ غرور ہو کہ ہم بھی بنے بنائے سید ہیں اور حسب عقائد اُنکے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکے بڑے بھائی ہیں[1] تو حضرت امامین حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُنکے بھی نواسے ہوئے۔ تو بجائے اُنکے محبت اور ادب کے نواسوں کیطرف سے تعظیم اور تکریم ہونی چاہیئے۔ نعوذ باللہ منہا۔

---

[1] دیکھو کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ سطر ۵ مطبوعہ مطبع نولکشور سنہ ۱۲۹۹ ہجری ۱۲

ششم - حضرات امام اعظم - امام شافعی - امام مالک - امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نام بھی درج نہیں کیے - ان مجتہدان دین سے (جنہوں نے دین کو ایسی ترقی دی کہ کوئی آجتک ایسا پیدا نہیں ہوا کہ انکے برابر اجتہاد کرتا) بھی انکی سخت عداوت ہی خیال و پرواتک نہیں کی - ہاں البتہ حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کے اسم مبارک کے بعد اپنے امام خاتم المحدثین پیشوائے غیر مقلدین کا نام "نذیر حسین سید محمد" بڑے تپاق سے لکھا ہے - اب اہل انصاف انصاف کریں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا اسم مبارک اور آنکے اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم و حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نام کس گستاخی سے لکھے ہیں کہ کوئی کلمہ تعظیمی اور درود شریف انکے ساتھ ضم نہیں کیا - اور حضرت امامین حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما و امامان دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نام لکھے ہی نہیں - اور نذیر حسین کے نام پر "سید محمد" بہت تعظیم و تکریم سے بڑھا کر لکھا ہے - اس سے بھی صاف معلوم ہو گیا کہ آپ کا اعتقاد حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام و صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ بزرگان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے بڑھکر نذیر حسین صاحب کی نسبت ہی - اس جگہ بھی آپنے حدیث شریف کا انکار کرکے کچھ پروا نہیں کی - فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے **حدیث**

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۔ یعنی نہیں ہوگا کوئی مومن تم میں سے یہانتک کہ ہو جاؤں میں بہت محبت والا اسکے نزدیک اسکے باپ اور اسکے بیٹے سے اور لوگوں سے کذا فی المشکوٰۃ -

اب ظاہر ہے کہ آپ کی محبت نذیر حسین صاحب سے ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم و اصحاب کبار و اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہرگز نہیں -

ہفتم بہت سے نام صفحہ رسالہ کے ۱۱ تک لکھے ہیں جنسے کوئی غرض اور مطلب معلوم نہیں ہوتا ہے شاید جہال مریدوں کو دھوکا دینا مراد ہو کہ اتنے علما کی مہر اسپر تصدیقی ہوں لیکن یہ ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا

---

۵ نذیر حسین کے بعد سید محمد ایجاد بندہ ہی جو انکے والدین کو بھی نہ سوجھا تھا نہ خود انکو مگر اسکو سوجھا ۱۲

کہ ایسی بھی خلاف مذہب اہلسنت و جماعت کے رسالہ پر کوئی تصدیق کرے چہ جائے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مع اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم آجکل موجود ہوتے تصدیق کریں۔ باوجودیکہ اُنسے سخت عداوت کی گئی ہے اور عداوتاً اور تحقیراً اُنکے نام مبارک کو حاشیہ پر لکھدیا ہے۔

ہشتم عبارت عربی جو صفحہ ۲ سے ۸ تک بابت تقلید مذہب نقل کی ہے اُسکی طرف بھی ذرا غور سے نظر کیجائے۔ یہ مثل اُن محدثین کی ہے کہ جنھوں نے قرآن شریف کی ایک جزو آیت شریف پر عمل کرکے نماز پڑھنا ترک کردیا ہے یعنی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ اور جزو آیت شریف وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی کو نظر انداز کردیا ہے۔ یہ عربی عبارت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی کتاب عقد الجید فی احکام الاجتہاد و التقلید کا سرقہ کیا ہے۔ آپ کی دیانتداری بھی صاف ظاہر ہوگئی کہ آپنے کتاب مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ایک قول ابن حزم غیر مقلد کا نقل کردیا ہے جسکا رد حضرت شاہ صاحب نے بخوبی آگے کردیا ہے۔ اُسکو اس متدین مصنف نے جو اپنے خلاف تھا دانستہ نقل نہ کیا اور اس عربی عبارت کو جہال میں اپنی علمیت عربی دکھلانے کے لیئے اپنی طرف سے اور اپنی تصنیف کی ہوئی ظاہر کیا ہے۔ اگر شبہ ہو تو عقد الجید کو دیکھ لو۔

اب میں اُسی کتاب عقد الجید تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی عبارت سے ہی تقلید کو واجب ثابت کرونگا۔ اور سارق کو روبرو خلق اللہ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ جن کی کتاب سے مصنف نے سرقہ کیا ہے شرمندہ و نادم کرونگا۔ امید ہے کہ آپ ایک چلو بھر پانی میں ڈوب کر مرجائینگے۔ اور آئندہ کسی مسلمان کو ایسے مکر و فریب سے نہ بہکائینگے۔

تعریف مجتہد عقد الجید ص ۵ س ۹

قال البغوي والمجتهد من جمع خمسة انواع من العلم علم كتاب الله

کہا امام بغوی نے اور مجتہد وہ ہے جو پانچ قسم کے علم جمع کرلے علم کتاب اللہ

عز وجل وعلم سنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم واقاويل

عز وجل کا اور علم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث اور

علماء سلف من اجماعهم واختلافهم وعلم اللغة وعلم القياس و

علماء سلف کے اجماعی اور اختلافی اقوال کا اور علم لغت کا اور علم قیاس کا اور

هو طريق استنباط الحكم عن الكتاب والسنة اذا لم يجده صريحا

وہ طریق ہے حکم کے استنباط کا کتاب اور سنت سے جب کہ اس حکم کو نص کتاب

في نص كتاب او سنة او اجماع فيجب ان يعلم من علم الكتاب

یا سنت یا اجماع صریح میں نہ پاوے پس اسپر واجب ہے کہ علم کتاب میں سے

الناسخ والمنسوخ والمجمل والمفسر والخاص والعام والمحكم

ناسخ اور منسوخ کو اور مجمل اور مفسر کو اور خاص اور عام کو اور محکم

والمتشابه والكراهة والتحريم والاباحة والندب والوجوب

اور متشابہ کو اور کراہت اور حرمت کو اور اباحت اور مستحب اور واجب کو

ويعرف من السنة هذه الاشياء ويعرف منها الصحيح والضعيف

جان لے اور سنت میں سے ان سب چیزوں کو جان لے اور سنت کی صحیح اور ضعیف کو

والمسند والمرسل ويعرف ترتيب السنة على الكتاب وترتيب

اور مسند اور مرسل کو جان لے اور سنت کو کتاب پر مرتب کرنا اور کتاب کو

الكتاب على السنة حتى لو وجد حديثا لا يوافق ظاهره الكتاب

سنت پر مرتب کرنا جان لے یہاں تک کہ اگر کسی حدیث کو ایسا پاوے کہ اسکے ظاہر معنے کتاب کے

يهتدي الى وجه محمله فان السنة بيان الكتاب ولا يخالفه و

موافق نہیں ہیں تو اسکی مطابقت کی وجہ پا جائے کیونکہ سنت کتاب کا بیان ہوتی ہے اور مخالف نہیں ہوتی اور

انما يجب معرفة ما ورد منها في احكام الشرع دون ما عداها من

معرفت واجب اتنی ہی ہے جو حدیثیں احکام شرعی میں وارد ہوئی ہیں اس سے علاوہ

القصص والاخبار والمواعظ وكذلك يجب ان يعرف من علم اللغة

حکایات اور اخبار اور مواعظ کے واجب نہیں ہیں اور ایسے ہی علم لغت میں سے آئی

ما اتى في كتاب او سنة في امور الاحكام دون الاحاطة بجميع لغات

واجب ہے جو کتاب اور سنت کے اندر احکامی امور میں وارد ہوئی ہیں تمام لغات عرب کا احاطہ واجب

العرب وينبغي ان يتحرج فيها بحيث يقف على مراد كلام العرب فيما يدل

نہیں ہے اور مناسب یہ ہے کہ اسمیں اتنی مشقت کرے کہ کلام عرب کے مقصود سے واقف ہو جاوے

على المراد من اختلاف المحال والاحوال لان الخطاب ورد بلسان

کہ مختلف محل اور مختلف احوال میں اس سے کیا مراد ہوتی ہے کیونکہ خطاب الٰہی تو عربی زبان میں

العرب فمن لم يعرف لا يقف على مراد الشارع ويعرف اقاويل الصحابة

وارد ہوا ہے پھر جو شخص لغت کو نہیں جانے گا تو شارع کی مراد سے واقف نہیں ہوگا اور صحابہ اور

والتابعين في الاحكام ومعظم فتاوى فقهاء الامة حتى لا يقع

تابعین کے اقوال کو جو احکام میں ہیں اور امت کے فقہا کے بڑے بڑے فتاوے کو جان لے تاکہ اسکا حکم

حكمه مخالفا لاقوالهم فيكون فيه خرق الاجماع واذا عرف من

انکے اقوال کے برخلاف واقع نہو کیونکہ اسمیں اجماع کا توڑنا ہے اور جب ان اقسام میں سے ہر ایک سے

كل من هذه الانواع معظمه فهو حينئذ مجتهد ولا يشترط معرفة

معظم کو جان لیا تو اب یہ شخص مجتہد ہے اور تمام احکام کا جاننا

جمیعہا بحیث لا یشذ عنہ شیٔ منہا و ذالم یعرف نوعًا

کہ اُنمیں سے کوئی باقی نہ رہجاوے شرط نہیں ہے اور ان علوم میں سے اگر کسی ایک کو بھی نہیں جانتا

من ہذہ الانواع فسبیلہ التقلید ؕ

تو پھر اُس کی راہ تقلید ہی ہے۔ عقد الجید صفحہ ۵ سطر ۹

پس اس قول سے ثابت ہو گیا کہ جو شخص مجتہد نہیں ہے اُسکے واسطے تقلید ہی راہ ہے۔ اور کوئی راہ نہیں ہے
کیا قطب شاہ کو اُس کتاب میں جس سے اُنسے قول ابن حزم ظاہری کا سرقہ کیا تھا یہ قول بالا نظر نہ آیا؟
دیکھا تو ضرور ہوگا لیکن مخالف جانکر چھوڑ دیا۔ اور راہ مستقیم سے مونہ موڑ لیا۔

اب اور سُنیئے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اُسی کتاب میں ہر چہار مذاہب مقبولہ و مشہورہ کی بابت تحریر کرتے ہیں۔ وہو ہذا۔

باب تاکید الاخذ بہذہ المذاہب الاربعۃ والتشدید فی ترکہا والخروج عنہا اعلم

باب ان چاروں مذہب کی اتباع کی تاکید کا اور اُنکے چھوڑنے میں اور اُنسے باہر ہونے میں تشدید کا جاننا چاہیے

ان فی الاخذ بہذہ المذاہب الاربعۃ مصلحۃ عظیمۃ و فی الاعراض عنہا کلہا مفسدۃ کبیرۃ

ان چاروں مذاہب کی اتباع میں بڑی مصلحت ہے اور ان سب سے منحرف ہونے میں بڑا ہی مفسدہ ہے ۱۲

اب اس عبارت بالا سے بھی ثابت ہو گیا کہ ان چار مذاہب میں سے کسی ایک کا اتباع ضروری ہے مصنف صاحب نے ان اقوال کو چھوڑ کر آگے صفحہ ۴۰ سے ۴۶ تک قول ابن حزم ظاہری کا درج کر دیا جسکی بابت شاہ صاحب اُسی جگہ تحریر فرماتے ہیں۔

ولیس محلہ فیمن لا یدین الا بقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعتقد حلالا الا ما احلہ

اور قول ابن حزم محل اسکے حق میں ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا دین نہیں ٹھیراتا اور بجز اُسکے حلال نہیں جانتا جو اللہ

اللہ ورسولہ ولا حراما الا ما حرمہ اللہ ورسولہ ؕ

اور اُسکے رسول نے حلال کیا ہے اور نہ سوا اُسکے حرام جانتا ہے جو اللہ نے اور اُسکے رسول نے حرام کر دیا ہے۔

پس مصنف نے جو بغرض حق پوشی یعنی صرف ابن حزم ظاہری لامذہب کا قول سرقہ کر کے نقل کیا تھا
اسکی مراد حضرت شاہ صاحب نے ظاہر کر دی۔ یعنی جو شخص حلال خدا تعالی اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو حرام سمجھے اور حرام خدا تعالی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال سمجھے۔ خیال کرو۔ آپس زمین و آسمان کا فرق ہے

اب ابن حزم ظاہری لامذہب کی تعریف سننے کے قابل ہے۔ جسپر مصنف انتصار صاحب
بہت غرور ہے جسکے باعث صراط مستقیم سے کوسوں دور ہے۔ فی العواصم والقواصم للحافظ
ابی بکر بن العربی عند ذکر الظاہریۃ ھی امۃ سخیفۃ تسورت علی مرتبۃ لیست لھا وتکلمت بکلام
لم نفہمہ تلقفوہ من اخوانہم الخوارج حین حکم علی رضی اللہ تعالی یوم صفین الی اخر ما قال
کان من بادیۃ الشبیلیۃ یعرف بابن حزم نشاء وتعلق بمذہب الشافعی رحمہ اللہ ثم انتسب ابی داود
ثم خلع الکل واستقل بنفسہ وزعم انہ امام الائمۃ یضع ویرفع ویحکم ویشرع ینسب الی دین اللہ
ما لیس فیہ ویقول عن العلماء ما لم یقولوا تنفیر للقلوب منہم انتہی ذکرہ الفاضل اللکنوی فی بعض
تصانیفہ (مولوی عبدالحی صاحب) **خلاصہ ترجمہ** یعنی ظاہریہ کا ایک گروہ سخیف ہے انھوں
نے اپنے لیئے ایسے مرتبہ کا ادعا اور اظہار کیا (یعنی بیہودہ) کہ وہ اُنکے لائق نہ تھا۔ اور بے تُک باتیں
کہنے لگے۔ ان باتوں کو اپنے بھائیوں خارجیوں سے حاصل کیا۔ جب کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ
نے جنگ صفین میں اپنی حکومت کا اظہار کیا۔ بادیۂ شبیلیہ میں مشہور یہ **ابن حزم** تھا۔ ابتداً مذہب
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق رکھتا تھا۔ پھر اُسکو ترک کیا۔ اور داؤد ظاہری کی طرف منسوب ہوا
بعد ازاں اُسکو بھی چھوڑ چھاڑ کر بالاستقلال بزعم خود مدعی انا امام الائمہ کا ہوا۔ اور اللہ کے دین کیطرف
وہ باتیں منسوب کیں جو اُسمیں نہ تھیں۔ اور لوگوں کے دلوں کو نفرت دلانے کے لیئے علما کیطرف وہ باتیں
منسوب کیں جو وہ اُنکے قائل نہ تھے انتہی۔ انوار نعمانیہ ص ۲ س ۳۔
اُمید ہے کہ ابن حزم صاحب کے مقلد کو اب کچھ تو شرم آوے گی۔ عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ غیر مقلدوں کو

کتابوں میں اکثر معتبر روایتیں داؤد ظاہری۔ ابن قیم۔ ابن حزم۔ قاضی شوکانی کی درج ہوتی ہیں اُنکے اقوال کے مقابلہ میں اور کسی کو صحیح نہیں سمجھا جاتا۔ جو خارجیوں کے بھائی شمار ہوئے ہیں۔ لیجئے آپ کو اُنکی تقلید مبارک ہو۔ **اصل مطلب پر رجوع** کرتا ہوں مجتہد کی تعریف پہلے ہو چکی ہے جو مجتہد نہیں وہ عامی ہے جسکے لیئے **تقلید** ایک مذہب کی مذاہب اربعہ میں سے واجب ہے لان علی العامی الاقتداء بالفقہاء صفحہ ۶۹ سطر اول عقد الجید۔ **ترجمہ** اسلیئے عامی پر فقہا کی تقلید لازم ہے اذلم یجمع الات الاجتہاد لا یجوز لہ العمل علی الحدیث بخلاف مذہبہ صفحہ ۷ سطر ۴۔ **ترجمہ** جب کہ اجتہاد کا مادہ جمع نہووے تو اُسکو حدیث اپنے مذہب کے خلاف پر عمل جائز نہیں ہے۔ لانہ لیس للعامی العمل بالحدیث۔ صفحہ ۹۳۔ سطر ۵ عقد الجید **ترجمہ** اسلیئے عامی کو حدیث پر عمل کرنا جائز نہیں ہے **عامی** کے لیئے یہ واجب ہے کہ ہر چہار مذاہب میں سے کسی ایک کی تقلید اختیار کرے۔ اگر کوئی کہے کہ میں چاروں مذاہب کی تقلید کرتا ہوں تو یہ کہنا اُسکا بیہودہ اور لغو ہے کیونکہ اسمیں تلفیق واقع ہو جاتی ہے جو بالاتفاق باطل ہے۔ جسکی بابت شاہ ولی اللہ صاحب عقد الجید میں تحریر فرماتے ہیں۔ والاحتراز منہ یحصل اذ قلد مذہبا من المذاہب الاربعۃ المقبولۃ المشہورۃ۔ صفحہ ۷ سطر ۲ عقد الجید **ترجمہ** اور تلفیق سے پرہیز جب ہی ہو سکتا ہے کہ ان چاروں مذاہب مقبولہ مشہورہ میں سے کسی ایک مذہب کی تقلید کرے۔

فائدہ یعنے حضرات امام اعظم و امام شافعی۔ امام مالک۔ امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے چاروں مذاہب مقبولہ و مشہورہ ہیں ان میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔ سوائے ان چاروں کے اور کسی کی تقلید واجب نہیں جیسے شاہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ لا یجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ صفحہ ۹۱ سطر ۱۱ **ترجمہ** بغیر چاروں اماموں کے اور کسی کی تقلید جائز نہیں ہے۔

بلکہ لانہ للعامی ... انہ منسوخ او ماول او مکم محمول علی ظاہرہ انتہی اگرچہ شاہ صاحب نے متبحر فی المذہب کو اس سے مستثنے کیا ہے لیکن یہاں پر گفتگو عوام اہل اسلام کی ہے۔

جب ان چاروں مذہب میں سے کوئی شخص ایک امام رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہو جاوے تو پھر اسکو دوسرے مذہب کیطرف انتقال کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ اسکے واسطے فقہا نے تعزیر تحریر کی ہے جیسے شاہ صاحب نے لکھا ہے وہو ہذا۔

وقالوا المنتقل من مذهب الی مذهب باجتهاد و برهان اثم یستوجب التعزیر ۱۱ سطر[ش]

ترجمہ اور فقہا کہتے ہیں کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب کیطرف بذریعہ اجتہاد و برہان کے منتقل ہونے والا گنہگار ہوتا ہے اور سزاوار تعزیر کا۔

اور بہت سی مبسوط کتب میں وجوب تقلید درج[۵] ہے لیکن متعصب مصنف کو جنے کتاب عقد الجید حضرت شاہ صاحب کا سرقہ کرکے بیعلمی کے باعث صرف ابن حزم ظاہری کا قول درج کیا تھا اسکے لیے اسی کتاب میں سے وجوب تقلید ثابت ہو گیا۔

اس کل تحریر بالا سے واضح ہو گیا کہ تقلید مذہب منجملہ ہر چہار مذاہب مقبولہ و مشہورہ کے حسب تحریر شاہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ واجب ہے۔ اور پھر ایک مذہب سے دوسرے مذہب کیطرف انتقال کرنا بھی جائز نہیں۔ بلکہ اسپر سزا و تعزیر ہے **اب** رہی یہ بات کہ آیا ان ہر چہار امام یا مذہب میں کونسا مذہب زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور کسکو ترجیح ہے۔ سو یہ بات متفق علیہ ہے کہ امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں اور باقی ہر سہ امام تبع تابعین میں ہیں۔ تابعی تبع تابعین سے افضل ہے۔ مختصراً اس دعوے کے اثبات میں مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

اول حدیث شریف[۶] میں آیا ہے۔ فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس شخص مسلمان نے مجھے

[حاشیہ:] ومعنی اجتہاد و برہان اولی و بلا برہان یراد بہ ہنا الاجتہاد و معنی الاخیر تحکیم القلب لان العامی لیس لہ اجتہاد ۱۲

[۵] نظم ہندی میں آیات اور احادیث و اقوال سے تقلید کو ثابت کیا ہے اسکو دیکھو ۱۲ منہ ۱۲

[۶] طوبی لمن رانی ولمن رای من رانی۔ حدائق الحنفیہ صفحہ ۲۰۴ سطر ۲۰۔ و نیز صحیح ترمذی میں ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس مسلمان نے مجھے دیکھا اسکو دوزخ کی آگ نہ چھوئیگی اور نہ اسکو جنہوں نے دیکھنے والے کو دیکھا ہے انتہی عقائد الاسلام صفحہ ۹۶ مصنفہ مولوی ابو محمد عبد الحق دہلوی ابقاہ اللہ تعالی۔ منہ ۱۲ حدیث شریف۔ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمس النار مسلما رانی او رای من رانی رواہ الترمذی ۱۲

دیکھنے والے کو دیکھا اُسکے واسطے دوزخ حرام ہے۔ سو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اصحابیوں کو دیکھنا بالاتفاق ثابت ہے اسلیئے اُنکا بہشتی ہونا ثابت ہے۔ حدائق الحنفیہ۔

دوم حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے **حدیث شریف** لوکان الایمان عند الثریا لذھب بہ رجل من ابناء فارس رواہ مسلم۔ یعنے اگر ہو ایمان نزدیک ثریا کے البتہ لے آویگا اُسکو ایک شخص اولاد فارس سے۔ اس حدیث پر تمام علما حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث شریف حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہی حق میں بطور پیشین گوئی وارد ہوئی ہے جیسے کہ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ شافعی اپنی کتاب تبییض الصحیفہ میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں وارد ہوئی ہے۔ کیونکہ کوئی شخص اولاد فارس میں مثل حضرت امام صاحب کے پیدا نہیں ہوا۔ سوائے اُنکے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ ملخصاً توفیر الحق۔

سوم اللہ تعالٰی فرماتا ہے وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا۔ یعنی جسکو دی گئی حکمت یعنی فقہ پس تحقیق اُسکو دی گئی بہت سی بھلائی **فائدہ** تفسیر معالم وتفسیر کبیر وعباسی میں حکمت کے معنی علم فقہ اور فقہ درج ہیں۔ اُسکے مطابق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے **حدیث شریف** من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین یعنے جسکے ساتھ اللہ نیکی کیا چاہتا ہے اُسکو دین میں فقیہ بنا دیتا ہے۔ اس آیت اور حدیث سے کیا عمدہ فضیلت وتعریف فقیہ کی درج ہے۔ اور اسپر بھی تمام کا اتفاق ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے برابر تمام جہان میں کوئی فقیہ نہیں گذرا جسکی تصریح حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے قول میں کی ہے وھو ھذا۔

الناس کلھم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ یعنے تمام لوگ علم فقہ میں حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے عیال ہیں۔

چہارم حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا

مذہب تمام جہان میں مشہور ہوگا۔ اور قیامت تک رہیگا۔ حتی کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام و حضرت عیسی علیہ السلام امام صاحب کے مذہب کے مطابق عملدرآمد کرینگے۔ جیسے لکھا ہے کہ حضرت امام **اعظم** رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر میں پچپن حج کعبۃ اللہ کے کیئے۔ ماخیر کے حج میں کعبہ شریفہ کے خادموں سے اجازت حاصل کرکے اندر داخل ہوئے۔ اور بیت اللہ کے دو ستونوں کے درمیان میں کھڑے ہوکر داہنے پاؤں کی پشت پر بائیاں پاؤں رکھکر نماز شروع کی۔ آدھا قرآن شریف پڑھکر رکوع اور سجود کیا۔ پھر بائیں پاؤں پر داہنا پاؤں رکھکر نصف باقی قرآن شریف ختم کیا۔ اور سلام کرکے بہت روئے۔ اور جناب الٰہی میں بہت مناجات کی کہ یا الٰہ العالمین اس ضعیف بندہ نے تیری عبادت جیسے کہ تجھکو لائق ہے نہیں کی لیکن تجھکو تیری صفت کبریائی سے جانتا ہے۔ تو اُسکی خدمت کے نقصان کو اُسکی کمال معرفت کے سبب سے بخشدے اپنے کمال عرفان کو نقصان خدمت کا کفارہ کر۔ اس بیت اللہ کے ایک گوشہ سے یہ آواز غیب آئی کہ اے **ابوحنیفہ** تونے ہمکو جیسا کہ چاہیئے تھا ویسا جانا اور جو خدمت تونے ہماری کی خوب ہی کی مقرر ہم نے تمکو اور **اُن لوگوں کو جو تیرے مذہب پر قیامت تک رہیں گے بخشا**۔ انتہی کذا فی الدر المختار والطحطاوی ورد المختار وغیرہا من المعتبرات۔

پس آیات واحادیث واقوال وغیرہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو باقی ہر سہ اماماں مجتہد پر ترجیح ہے۔ مگر کوئی متعصب اپنی سوء فہمی سے اپنا نامہ سیاہ کرے تو اُسکو خدا کے سامنے پیش ہوکر جواب و حساب دینا ہے۔ جسکو خدا ہدایت کرے اسکے واسطے ایک ہی نکتہ بس ہے۔ اگر اس کتاب کے طول ہونے کا وہم نہوتا تو فضائل امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو بیشمار ہیں کسیقدر لکھے جاتے۔

مسئلہ فاتحہ خلف امام

آپنے مسئلہ قرأت سورۂ فاتحہ خلف امام کو تفسیر محمدی سے اسطرح نقل کیا ہے۔

قولہ عن عبادۃ بن الصامت قال کنا خلف النبی صلعم الحدیث۔

ما عبدناک ھذا العبد الضعیف حق عبادتک لکن عرفک حق معرفتک ۱۲ و قد غفرنا لک ولمن اتبعک ممن کان علی مذھبک

اقول اس جگہ بھی درود شریف کی جگہ صرف (صلعم) تحریر کیا ہے۔ جس سے آپکا عامل بالحدیث ہونا
ثابت ہو جواب پورا آگے لکھا جاتا ہے۔

قولہ واذا قرئ القران فاستمعوا له وانصتوا شان نزول اس آیت کا کافروں کے حق میں ہے منع
کرنا فاتحہ کا اس آیت ظنی سے متعصبی یا بے علمی ہے۔ انتھے صفحہ ۲۱۔

اقول آیت بھی صحیح نہیں لکھی گئی۔ سواہ تعصب خود اور الزام دوسروں پر کیوں۔ یکطرفی نظر کرنا
متعصبی آپکا نام ہے۔ یا کوئی اور شئے ہے۔ اور آیت موصوفہ کو کافروں کے حق میں لگانا بے علمی آپکا
نام ہے یا کوئی اور چیز ہے۔ حدیث شریف جو عبادہ بن صامت کی تحریر ہوئی ہے اول اُسکی تصدیق کریں کہ
آیا انصافاً یہ حدیث کہاں تک صحیح ہے اور کہاں تک ضعیف ہے **سو واضح رہے** کہ اس حدیث کو
بہت سے علماء نے صحیح بھی کہا ہے اور بہت سے علماء نے ضعیف بھی لکھا ہے۔ چنانچہ علامہ زیلعی نے فرمایا ہے
کہ قد ضعفه احمد وجماعة یعنے اس حدیث کو امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے ضعیف لکھا
ہے۔ کیونکہ راوی اس حدیث کا محمد بن اسحاق بن یسار واقع ہوا ہے۔ سو خود یہ شخص مختلف فیہ ہے۔ اور
موافق اصول حدیث کے قابل سند نہیں ہے۔ کیونکہ یحییٰ قطان نے (جنکو سارے ائمہ نے قابل سند
تسلیم کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ جبکو یحییٰ قطان چھوڑ دیوینگے۔ ہم لوگ بھی اُسکو چھوڑ دیوینگے) محمد بن اسحاق
کی نسبت لکھا ہے کہ اشهد ان محمد بن اسحاق كذاب یعنے میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن اسحاق
بڑا جھوٹا ہے۔ اور اسیطرح سلیمان تیمی نے بھی اُسکو کذاب لکھا ہے۔ اور امام مالک نے اسکو دجال کہا ہے
کما فی میزان الاعتدال۔ اور دار قطنی نے کہا ہے کہ اُسکے ساتھ حجت پکڑنا نہیں ہو سکتا فتح المبین رد ظفر المبین
اصول حدیث میں ہے۔ کہ جب کسی شخص کو ثقہ اور عادل کہیں اور چند آدمی اُسکو ضعیف
اور نا قابل استناد جانیں تو اعتبار اُسکے ضعف کا ہوگا۔ حافظ ابن حجر نے شرح نخبۃ الفکر میں اسکی بابت
مفصل لکھا ہے۔ اور تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ یحییٰ قطان اسباب جرح کا بہت جاننے والا ہے۔ نیز

اُسی کتاب میں ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بخدا ہمنے یحیی قطان کی مثل کوئی نہیں دیکھا ہے
اور کتاب تقریب کے صفحہ ۲۱۵ میں محمد بن اسحاق کو مدلس لکھا ہے۔ اور مدلس ہونا حدیث کی روایت میں ایک
خاص قسم کا عیب ہے۔ اور علامہ بدر الدین عینی شارح صحیح بخاری اپنی کتاب بنایہ جلد اول کے صفحہ ۱۱ میں
تحریر کرتے ہیں وفی حدیث عبادۃ محمد بن اسحاق بن یسار وھو مدلس قال النووی لیس فیہ الا
التدلیس یعنے عبادہ کی حدیث میں محمد بن اسحاق بن یسار مدلس ہے۔ نہیں ہے اسمیں مگر تدلیس۔ فتح المبین (مظفر المبین)
پس اس تمام تقریر سے ثابت ہوگیا کہ حدیث عبادہ بن صامت کی قابل تسلیم نہیں۔ **اب** آیت
اور احادیث سے ثابت کرتا ہوں کہ خلف امام سورہ فاتحہ یا قرآن شریف کا پڑھنا بالکل ممنوع بلکہ سخت گناہ
اور مفسد نماز ہے۔ اور پڑھنے والا مستوجب سخت سزا کا ہے۔

اول قال اللہ تعالیٰ۔ واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون۔ یعنے جبوقت
قرآن شریف پڑھا جاوے تو سنو تم اور چپ رہو تم تاکہ تم رحمت کیے جاؤ۔ یہ آیت مقتدی کو سورہ فاتحہ
پڑھنے کو امام کے پیچھے منع کرتی ہے اسلیے کہ اس آیت شریف میں دو چیزوں کی غرض ہے۔ ایک **سُننا**
دوسرا **چپ رہنا**۔ سُننا خاص ہے جہری نماز کے ساتھ۔ اور چپ رہنا سری نماز میں پس دونوں پر عمل
کیا جاوے گا۔ **شان نزول** آیت شریفہ کا یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیچھے مقتدی نماز میں قرأت کرتے تھے۔ جو اس آیت کے نزول پر روکے گئے۔ کذا فی تفسیر حسینی واحمدی وغیرہ
باقی تفاسیر معالم التنزیل۔ عباسی۔ عباد بن کثیر وغیرہ میں یہ درج ہے کہ یہ آیت خاص قرآن شریف کے پڑھنے
میں درمیان نماز کے نازل ہوئی ہے۔ قطب شاہ کہ جو اپنے پیشوا سے دین حافظ محمد لکھوی کی جو پچاس سال
حنفی المذہب رہکر لا مذہب ہوئے ہیں (تقلید سے لکھا ہے کہ یہ آیت کافروں کے حق میں نازل ہوئی
بالکل غلط اور تمام تفاسیر کے برخلاف اپنی ڈیڑھ پاو کھچڑی علیحدہ پکاتا ہے۔ جو صریح احادیث کے برخلاف

پیچھے کے بیان ہوتا ہے

دوم - حدیث شریف میں ہے۔ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبّر فکبّروا واذا قرأ فانصتوا - یعنی سوائے اسکے نہیں کہ بنایا گیا ہے امام تاکہ اقتدا کیجاوے نماز اُسکے ساتھ جوقت تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو۔ جب قرأت شروع کرے۔ پس تم چپ ہو جاؤ۔ کذافی صحیح مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ اور غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۷۸ سطر اول میں بھی اسیطرح درج ہے۔

سوم - حدیث شریف میں آیا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من کان له امام فقرأة الامام له قرأة - یعنی جسکا امام ہو تو قرأت امام کی قرأت اُسکی ہے۔ اور بہت سی احادیث منع قرأت خلف الامام کے وارد ہوئی ہیں۔ جنمیں مقتدی کو سختی سے روکا گیا ہے بخوف طوالت صرف متعصب قطب شاہ کی کتاب حق المیزان کے روکے لیئے اتنا ہی کافی سمجھا گیا ہے[1] البتہ اُن احادیث کا ترجمہ لکھدینا ضروری ہے۔ جنمیں خلف الامام قرارت کے پڑھنے پر مقتدی کے لیئے وعیدیں ہیں

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم قرارت خلف الامام منع فرماتے تھے۔

۲- فرمایا سعد رضی اللہ عنہ نے دوست رکھتا ہوں میں پتھر کو مقتدی کے منہ میں پڑھنے قرآن سے پیچھے امام کے۔ روایت کیا ان دونو حدیثوں کو عبد الرزاق نے۔

۳- فرمایا سعد رضی اللہ عنہ نے دوست رکھتا ہوں میں انگاری آگ کی کو اُسکے منہ میں جو پڑھے پیچھے امام کے۔

۴- فرمایا علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہ البتہ دانت بازنا انگاری پر دوست زیادہ ہی طرف میری

[1] اس مسئلہ فاتحہ خلف الامام میں بہت سے کتب و رسائل مستقل ایسے تصنیف شدہ علماء مستند و محققین کے موجود ہیں کہ جن میں زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن مؤلف رسالہ کو اُنکی استعداد کے موافق جواب اسیطرح یا گیا ہے زیادہ طوالت پسند نہیں کی گئی ہے منہ

اس سے پھر پڑھوں میں پیچھے امام کے۔ روایت کیا ان دونو حدیثوں کو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی موطا میں۔

۵ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے۔ جس شخص نے پڑھا پیچھے امام کے تحقیق مخالفت کی اُسنے دین کی۔

۶۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ جس شخص نے پڑھا پیچھے امام کے پس نہیں وہ شخص اوپر اسلام کے۔ یعنی شرائط اسلام و سنت پر نہیں۔

۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ پر کیا جاوے مونہ خاک سے اُس شخص کا جو پڑھے پیچھے امام کے۔

۸۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے۔ کہ امام کے پیچھے قرآن شریف پڑھنے والا دین پر نہیں ہے۔

۹۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جسنے پڑھا ساتھ امام کے نہیں ہے وہ دین پر۔

۱۰۔ منقول ہے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھنے والا پیچھے امام کے فاسق ہے۔

۱۱۔ کفایہ میں زید اور سعد رضی اللہ عنہما سے نقل ہے کہ نہیں ہوتی نماز پڑھنے والے کی پیچھے امام کے۔ اور سرخسی رضی اللہ عنہ نے۔ کہ فاسد ہوجاتی ہے۔ نماز ایسے شخص کی بیچ قول اکثر صحابہ کے۔ کلہم من الفتح المبین۔ رد ظفر المبین۔

دیکھیے متعصبی اسیکا نام ہے۔ کہ قطب شاہ صاحب نے صرف ایک حدیث نقل کی۔ اور اتنی آیات و احادیث نظر نہ آئیں۔ سچ ہے متعصبی اور بے علمی اسیکا نام ہے۔ اور عوام کو دھوکا دینا اور سیدھے راستے سے گمراہ کرنا انھیں کا کام ہے۔ خدا ہدایت بخشے۔

مسئلہ آمین بالجہر

قولہ عن وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلعم قرأ غیر المغضوب علیہم والضالین فقال

امین مد بہا صوتہ رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی - ۲ صفحہ ۲۹ سطر ۱ -

اقول - اس حدیث شریف میں بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک پر بجائے درود شریف کے لفظ (صلعم) لکھا ہے - جسکے کوئی معنی نہیں ہیں - جو بموجب احادیث بالکل ناجائز ہے مدعا میں خیال ہے کہ ہم اہل سنت وجماعت ہیں - دوسرے ولا الضالین کی بجائے آپنے تحریف کر کے والضالین لکھا یا جسکے معنی بالکل برعکس ہوگئے اور کفر تک نوبت پہنچ گئی - قربان ایسی علمیت کے تیسرے - اس حدیث کا ترجمہ بھی آپنے نہیں لکھا - معلوم ہوتا ہے کہ لفظ مد بہا صوتہ کے معنی کرتے ہوئے شرم آئی - یا پول ظاہر ہوتا ہے - اس حدیث شریف سے آپنے بالجہر آمین کو گویا ثابت کیا ہے جو صحیح نہیں ہے - **ترجمہ حدیث شریف کا میں** بیان کر دیتا ہوں - یعنی وائل بن حجر سے روایت ہے - کہا - سنا میں نے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا - غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کو پس کہا آمین - اور دراز کیا اپنی آواز کو - اب متعصب صاحب نے - مد بہا صوتہ کو بالجہر سمجھ لیا ہے یہ اپنے گھر کی سمجھ ہے - اہل انصاف اس بات کو انصاف کی نظر سے دیکھ سکتے ہیں لفظ - مد بہا صوتہ سے آمین بالجہر کیسے ہو سکتی ہے - درانحالیکہ دیگر آیات واحادیث میں لفظ خفیۃ - اخفی - خفض درج ہیں جیسے آگے ظاہر ہونگے -

قولہ بعضے متعصب اور بعضے کم علم یہ آیت پڑھکر کہتے ہیں - کہ آمین پکار کر کہنا قرآن سے منع ہوا ہے صد افسوس انکو شرم نہیں آتی - خدا پر افترا باندھتے ہے - یا تو شان نزول نہیں جانتے - یا محض متعصبی سے یا وہ بکتے ہیں - اگر یہ آیت ادعوا ربکم تضرعا[1] و خفیہ حق آمین پست کی آئی ہے تو نبی صاحب اپنے کیوں اخیر وقت تک پکار کر آمین کہتے رہے - شاید مفتری یہ دل میں سوچ رہے ہیں کہ اللہ صاحب قرآن کے معنی خوب جانتا ہے - اور نبی صاحب نہیں جانتا - صد افسوس تمہاری

[1] آیت شریف کا املا غلط لکھا ہے دیکھو اغلاط نامہ صفحہ ۲۸ و ۲۹ رسالہ ہذا ۱۲

دلیری اور کم فہمی پر خدا پر افترا اسے خوف نہ آیا تو نبی صلعم سے کیوں آوے انتہی بلفظہ صفحہ ۲۹ سطر ۳

اقول آپ کی علمیت اور طرز انشا اور طریق ادب ملاحظہ ناظرین کے قابل ہے چار سطر کی عبارت بھی درست نہیں لکھی گئی ہے جیسے "اگر یہ آیت حق آمین پست کے آتی" "تو نبی صاحب آپنے "خدا پر افترا باندھنے ہے" "امام صاحب قرآن کے معنی خوب جانتا ہے" "اور نبی صاحب نہیں جانتا" "تو نبی صلعم سے کیوں آوے" ان الفاظ اور جملہ ہائے مندرجۂ بالا پر غور کرنے سے معلوم ہو جاوے گا۔ کہ آپ کی طرز تحریر دلپذیر کیا عمدہ علمیت کا نشان ظاہر کر رہی ہے اور آپ کی تہذیب ادب کیا عمدہ بڑھ چڑھ کر نمایاں ہو رہی ہے۔ جسکو کوئی خوجہ ڈیرہ دار بھی پسند نہیں کرے گا۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر پھر درود شریف نہیں لکھا کیا عمدہ کسی شخص نے کہا ہے بیت اگر ہوتا زمانے میں حصول علم بے محنت * تو بس ساری کتابیں ایک جاہل دھو کے پی جاتا

آپ لکھتے ہیں کہ اس آیت سے آمین کے پکار کر کہنے کی ممانعت ثابت کرنا خدا پر افترا ہے۔ اس سے بھی آپ کی علمیت اور معلومات وسیع کا اندازہ ہو سکتا ہے آمین کے دو معنی ہیں ایک دعا اور دوسرے اسم خدا۔ جیسے کہ قاموس۔ صراح۔ غیاث اللغات وغیرہ لغت کی کتابوں سے ظاہر ہے اور اور تمام تفاسیر میں اس آیت سے دعا کا اخفا کرنا ثابت ہے۔ پس جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ لفظ آمین دعا ہے یا اسم خدا ہے تو بہر صورت ان ہر دو کا اخفا کرنا بموجب آیات واجب ہوگا۔ جیسے تفسیر کبیر کی جلد چہارم صفحہ ۳۴۷ میں لکھا ہے کہ "امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اخفاء آمین میں دو وجہیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ آمین دعا ہے۔ اور دوسری یہ کہ آمین اسم الٰہی سے ہے۔ پس اگر دعا ہے تو اخفا اسکا واجب ہے۔ اسلیئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنے دعا کرو پروردگار اپنے سے زاری اور آہستگی سے۔ اور اگر اسماء الٰہی سے ہے تو بھی اخفا واجب ہے اسلیئے کہ خدا تعالے فرماتا ہے واذکر ربک فی نفسک کہ اپنے پروردگار کو دل میں یاد کرو۔ پس اگر وجوب ثابت نہ ہوگا

فتح المبین

تو استحباب ہے کم نہو گا۔ اور ہم بھی اسیکے قائل ہیں انتہی۔ پس یہ آیات شریف بموجب اقوال مفسران قدیم اور احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع جہر آمین میں ثابت ہی۔ اور متعصب کا قول بلا دلیل محض اُسی کی یاوہ گوئی ہے اور انکار آیات قرآن شریف ہی۔ اب میں وہ احادیث صحیحہ نقل کرتا ہوں جنسے آمین کا نماز میں پکار کر کہنا منع ہے۔

حدیث شریف اول مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی عن وائل بن حجر انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما بلغ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین واخفی بہا صوتہ یعنی وائل بن حجر سے روایت ہی کہ انھوں نے نماز پڑھی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب پہنچے ولا الضالین پر آمین کہی۔ اور پوشیدہ کیا اپنی آواز کو۔

حدیث شریف دوم ترمذی شریف میں ہی۔ عن علقمۃ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین وخفض بہا صوتہ یعنے علقمہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس آمین کہی اور پست کیا اپنی آواز کو۔

حدیث شریف سوم حدیث طحاوی کی عن ابی وائل قال کان عمرؓ وعلیؓ لا یجہران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بآمین۔ یعنے ابو وائل سے روایت ہی کہ کہا انھوں نے حضرت عمر وحضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اعوذ باللہ اور آمین میں جہر نہیں کرتے تھے اگرچہ اور بھی بہت سی احادیث وگفتگو اسکے ثبوت میں ہے۔ مگر طوالت پسند نہیں۔ یہ جو متعصب صاحب نے کہا ہے کہ (نبی صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخیر وقت تک آمین پکار کر کہتے رہے) یہ بالکل جھوٹ ہے کسی جگہ پر درج نہیں ہی کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اخیر وقت تک آمین پکار کر کہتے رہے۔ اگر ہے تو کسی آیت یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے ظاہر کریں۔ امید ہے کچھ تو شرم

آئی ہوگی۔ شرم کا کیا ہے۔ ادھر آئی اُدھر چلی گئی۔ کیا شرم کو آتے ہوئے شرم نہ آئی ہوگی؟

مسئلہ رفع یدین

جواز رفع یدین میں ایک حدیث بھی آپ نے نقل کی ہے۔ وہ یہ ہے۔

قولہ وعن ابی حمید الساعدی قال فی عشرۃ من اصحاب النبی انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلعم الحدیث۔ صفحہ ۲۹ سطر ۱۰۔

اقول ابی حمید الساعدی کو آپ نے ابی حمید الساعدی لکھدیا۔ یہ صحت املا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک پر بجائے درود شریف کے لفظ صلعم لکھا ہے۔ یہ آپکا اہل سنت و جماعت میں ہونے کا دعوے ہے۔ جو حدیثوں کا انکار ہے۔

حدیث شریف مندرجہ بالا فعلی ہے۔ میں آیت اور احادیث قولی سے (جو فعلی حدیث سے زیادہ تقویت رکھتی ہیں) ثابت کرتا ہوں کہ رفع یدین کا کرنا متروک و منسوخ ہے۔

۱۔ آیت شریف۔ قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون۔ یعنے فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق فلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نمازوں میں عجز کرتے ہیں یعنے ہاتھوں کو نماز میں نہیں اُٹھاتے تفسیر عباسی میں اس آیت شریف کے تحت میں درج ہے۔ ”ای غیر رافعین ایدیھم فی صلاتھم۔“ یعنے وہ ایماندار جو اپنی نمازوں میں ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ اور رفع یدین نہیں کرتے۔ اور تفسیر قادری میں لکھا ہے کہ خشوع سے یہ مراد ہے کہ نماز پڑھنے والا سر جھکائے اور دہنے بائیں نظر نہ کرے۔ اور دہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھکر حضوری کے ساتھ قرائت کرے۔

۲۔ حدیث شریف عن علقمہ قال قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ یعنے علقمہ سے روایت ہے (رضی اللہ عنہ) کہ فرمایا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کیا نہ پڑھاؤں میں تمکو نماز مثل نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پھر پڑھی نماز۔ نہ اٹھائے اپنے ہاتھ مگر وقت تکبیر اولی کے۔ یہ حدیث شریف ترمذی میں ہے۔ کہا ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسکے مضمون کی حدیث براء بن عازب سے بھی آئی ہے۔

۳۔ حدیث شریف عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ یرفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود۔ یعنے روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کہ جبوقت شروع کرتے نماز کو اٹھاتے اپنے دونو ہاتھ قریب کانوں کے پھر دوبارہ نہ اٹھاتے ساری نماز میں۔ یہ حدیث ابوداؤد میں ہے۔

۴۔ حدیث شریف عن عبداللہ بن مسعود قال صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلم یرفعوا ایدیھم الا عند افتتاح الصلوۃ یعنے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے۔ سو انہوں نے رفع یدین نہیں کیا۔ مگر وقت شروع کرنے نماز کے۔

۵۔ حدیث شریف عن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن رافعوا ایدینا فی الصلوۃ فقال ما لی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ اخرجہ مسلم۔ یعنے جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر در انحالیکہ ہم اٹھانے والے تھے ہم ہاتھوں کو نماز میں۔ فرمایا۔ کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہوں میں تمکو کہ اپنے ہاتھوں کو اسطرح اٹھاتے ہو تم نماز میں جیسے دُمیں سرکش گھوڑوں کی ہلتی ہیں۔ سکون کرو یعنی ہاتھ نہ اٹھاؤ نماز میں۔ روایت کیا اسکو صحیح مسلم میں۔

علاوہ ازیں بہت سی احادیث فعلی و قولی ہیں جن سے منع کرنا رفع یدین کا ثابت ہے۔ پہلے اس سے جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے رفع یدین کا کرنا بموجب حدیث فعلی کے آیا ہے وہ حکم منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ وہ ابتداء اسلام میں ہوا تھا۔ جیسے کہ عینی شرح بخاری میں

درج ہے انہ کان فی بدء الاسلام ثم نسخ یعنے تھا یہ امر ابتدا اسلام میں۔ پھر منسوخ ہوگیا سو دلیل اُسکے نسخ کی یہ ہے **حدیث شریف** ان عبد اللہ بن الزبیر رأی رجلا یرفع یدیہ فی الصلوۃ عند الرکوع وعند رفع رأسہ من الرکوع فقال لا تفعل فان ھذا شئ فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ترکہ یعنے تحقیق عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو رفع یدین کرتے دیکھا وقت رکوع اور قومہ کے۔ کہا نہ کر تو یہ کام اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کام کیا تھا۔ پھر ترک کر دیا اُسکو۔ **دوسری دلیل** حدثنا ابو داؤد الحدیث یعنے کہا طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجھکو ابو داؤد نے اسکو احمد بن عبد اللہ بن یونس نے اُسکو ابو بکر بن عیاش نے اُسکو حصین نے اُسنے روایت کی مجاہد سے کہا مجاہد نے کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سوا رفع یدین کیا انھوں نے۔ مگر تکبیر اولی میں نماز کی۔ کہا طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ یہ وہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں کہ کرتے تھے رفع یدین وقت رکوع اور قومہ کے پھر ترک کیا بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

اس معاملہ رفع یدین میں مابین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے مکہ معظمہ میں مناظرہ ہوا تھا جسمیں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ غالب ہوئے اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ساکت ہوئے۔ یہ مناظرہ عمدہ طور پر فتح القدیر میں اور عقود الجواہر المنیفہ کے صفحہ ۶۰ جلد اول مطبوعہ مصر میں درج ہے۔

اب غور سے بنظر انصاف متعصب کو شرم کرنی چاہیئے کہ آپ نے صرف ایک حدیث فعلی بیان کی اور برعکس اسکے آیت و احادیث جو فعلی اور قولی ہیں اونپر تعصبانہ خیال نہوا اگر آیت اور قولی حدیث پر نظر ہوتی تو البتہ راہ راست معلوم ہو جاتا۔ مگر آپ کو تعصب نے ایسا گھیرا ہے کہ آیت اور انکی احادیث نظر نہ آئیں۔ شاید یہ عینک کا قصور ہے نہیں بلکہ غرض اس سے دھوکا دہی اور عوام

چاہِ ضلالت ہیں ڈالکر خود محدث کے لقب سے ملقب ہونا پسند ہے۔ اور اپنے گھر کے آئینہ میں آدمیوں کا گذارہ کرنا ہے۔

خانہ کعبہ میں چار مصلے

قولہ اب واضح ہو جو لوگوں نے چار مصلے خانہ کعبہ میں مقرر کر رکھے ہیں۔ یہ مصلے چار بعد ہجرت رسول صلعم کے نانویں صدی مقرر کیے گئے ہیں۔ بوقت حاکم فرح بن برفوق کے پیدا ہوئے۔ اُس زمانہ میں تعصب ایسا پیدا ہوا چنانچہ اس زمانہ کے متعصب لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ تو حاکم مذکور نے واسطے دفع شرارت کے چار مصلے مقرر کر دیئے۔ حضرت صلعم۔ اصحاب کبار۔ تابعین تبع تابعین اربعہ ائمہ وغیرہ تمام امام و اولیاء اللہ ایک مصلے ابراہیم پر نماز پڑھتے رہتے تھے کما قال اللہ تعالی مقام ابراہیم مصلی قال علیہ السلام خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یظھر الکذب۔ بلفظہ صفحہ ۱۳۱ سطر اول۔

اقول اس عبارت سے بھی آپ کی علمیت اور لیاقت تالیف کتب ظاہر ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار رضی اللہ تعالی کے نام مبارک پر درود شریف نہیں لکھا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام شریف کے ساتھ سلام نہیں لکھا۔ طرز عبارت دیکھیئے۔ " نانویں صدی مقرر کیے گئے ہیں۔" " یہ مصلی چار " " بوقت حاکم فرح بن برفوق کے پیدا ہوئے " " چنانکہ اس زمانہ کے متعصب لوگ پیدا ہو گئے " " نماز پڑھتے رہے تھے " سبحان اللہ آپ کی عبارت آرائی۔ کہیں کوئی بادشاہ اپنے شاہزادوں کی اتالیقی کے واسطے نہ لے جائے

غرض اس عبارت سے آپ کی یہ ہے۔ کہ یہ ہر چہار مصلات بعد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنائے گئے ہیں۔ بدعت ہیں۔ مگر خود آپ کی تحریر سے ثابت ہو کہ بموجب حکم حاکم یہ مصلات دفع شرارت کے لیئے بنائے گئے۔ جو بموجب آیہ شریفہ حاکم اولی الامر میں داخل ہو جسکا حکم ماننا گویا خدا اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ماننا ہے۔ پس مصلات کو بدعت کہنے والا خود بدعتی ہے
اور آیت شریف کا منکر۔ دوسرے حدیث شریف میں ہے لا یجتمع امتی علی الضلالۃ الحدیث یعنے
فرمایا حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہوگی۔ پس اس سے بھی ثابت ہے کہ
مصلات بموجب آیت اور حدیث کے بنائے گئے ہیں۔ پھر غیر مقلدوں کو سوائے انکار آیت اور حدیث
کے اور کیا ہے؟ پھٹکار ہے۔ تیسرے یہ مصلات آئمہ اربعہ مابین سنہ ۱۵۰ھ و سنہ ۲۴۱ھ کے بنائے
گئے ہیں۔ جیسے کہ تواریخ مکہ میں لکھا ہے " اور فرج بن برقوق کے زمانہ میں مسجد حرام کو آگ لگ گئی
وہ وقوع اسطرح پر ہوا کہ کھینچی ایک موش نے بتی چراغ کی بیچ ایک حجرہ کے پس جلایا آگ نے جو اسمیں تھا
الخ صفحہ ۳۳ تاریخ مکہ معظمہ اردو" پھر سنہ ۸۰۳ھ میں آیا بیسق ظاہری امیر الحجاج مصر کا اُسنے حج کیا
پھر پاک کیا مسجد کو کوڑوں اور مٹی سے پھر سنہ ۸۰۴ھ کو بیسق مصر کو واپس ہوا۔ واسطے لینے چوبہار سقف
وغیرہ کے۔ پھر سنہ ۸۰۷ھ کو آیا طرف مکہ کے اور قایم ہوا اس خدمت پر اور لایا لکڑیاں اور آمادہ ہوا
واسطے کار سقف کے اور منقش کیا اُسکو ساتھ الوان کے۔ اور پورا کیا سقف کو اوپر بہترین استحکام کے
اور بنایا اُسکو ساتھ کاملترین عمارت کے اور لٹکائیں بیچ اُسکے قندیلیں اور تعمیر کیے **مصلات
اربعہ واسطے مذہب کے اور ہیآت قدیمہ کے** الخ صفحہ ۳۴ تواریخ مکہ معظمہ
پس تاریخ سے ثابت ہوگیا کہ زمانہ فرج بن برقوق کے سنہ ۸۰۲ھ میں حرم مکہ کو آگ لگ گئی۔ جس سے
کل عمارات سابقہ جل گئیں۔ اور پھر سنہ ۸۰۷ھ میں بیسق ظاہری کی معرفت تمام عمارات اوپر ہیآت قدیمہ
مع **مصلات اربعہ** بنائے گئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آگ لگنے سے پیشتر **مصلات
اربعہ** بنے ہوئے تھے۔ یہ محض دھوکہ ہے کہ سنہ ۸۰۰ ہجری یا نانویں صدی میں مصلات کا بنایا جانا
لکھدیا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بعد انتقالات ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کے (جو تین سو سال
ہجرت سے اندر اندر واقع ہے) بموجب حکم اولی الامر اور اجماع امت کے ہر چہار مصلات مقرر ہوگئے تھے

جنکو ایک ہزار برس کا عرصہ ہوگیا۔ اور آجتک کل ممالک اسلام میں خصوص مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں اسی پر عمل ہے۔ اور منکر اسکا منکر آیت و حدیث کا ہے۔ آپنے تواریخ کو نہیں دیکھا کہ کئی بار کعبہ شریفہ شہید ہوا۔ کئی بار آتش سے جل گیا۔ کئی بار ملحدان دین نے گرایا اور ہمیشہ تیار ہوتا رہا۔ اسیطرح فرح بن برقوق کے زمانہ میں آگ سے جل گیا۔ اور بیبق امیر الحجاج مصر نے [illegible] ہجری المقدس میں نئے سرے سے تعمیر کیا۔ اور مصلات اربعہ کو بھی جس ہیأت پر قدیم سے تھے اُسی ہیأت پر تعمیر کردیا۔ گویا نانویں صدی کا نام لینا محض غلط اور دھوکہ دہی ہے۔ چوتھے آپنے آیت قرآن شریف کو اسطرح پر لکھا ہے۔ " کما قال اللہ تعالی مقام ابراھیم مصلّی۔ یہ کوئی خاص آیت قرآن شریف میں نہیں۔ البتہ ایک جزو آیت شریف کا ہے۔ اس سے شاید آپ کی مراد یہ ہے کہ سوائے مصلے ابراہیم علیہ السلام کے اور کوئی مصلے نہیں ہے۔ اور نہ سوائے مصلی ابراہیمی کے نماز ہوسکتی ہے اگر اس جزو آیت کے معنی کیئے جاویں تو یہ ہونگے " مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نماز کی جگہ" تو اس سے کیا مطلب ہوا۔ کیا آپ کو آیت قرآن شریف کو کم کرتے ہوئے خدا کا خوف نہ آیا؟ کیا اس عبارت کا کفر ہونا معلوم نہیں؟ پوری آیت لکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ وہ یہ ہے وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى یعنے پکڑو اے مسلمانو مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز۔ مقام ابراہیم اُس پتھر کا نام ہے۔ جسپر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہوکر عمارت کعبہ معظمہ کی تعمیر کی ہے وَاتَّخَذُوا کو حفص قاری رحمۃ اللہ علیہ نے صیغہ ماضی سے پڑھا ہے۔ تفسیر بیضاوی صفحہ ۹۶ تفسیر قادری جلد اول صفحہ ۳۰۔ تفسیر اکسیر اعظم جلد دوم صفحہ ۱۱۶ میں مفصل درج ہے۔ یعنے روایت کی گئی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ یہ مقام ابراہیم ہے (علیہ السلام) کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہم اسکو نماز کی جگہ نہ کرلیں۔ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو حکم نہیں کیا گیا۔ پس آفتاب غروب نہیں ہوا تھا کہ آیت شریف نازل ہوئی

مراد اس سے دو رکعت نماز واجب الطواف کے پڑھنے کی اُس جگہ پر ہے۔ اور کوئی نماز کعبہ شریف کے مقام ابراہیم علیہ السلام میں پڑھی نہیں جاتی۔ اگر یہ حکم عام لیا جاوے تو نماز سوائے مقام ابراہیم علیہ السلام کے اور کسی جگہ بھی ہونی نہیں چاہیئے۔ اس حساب سے آپ کی نماز مواضعات۔ دھبو لی نزل کے۔ گیلن۔ روڑی۔ چند روڑ میں کیونکر جائز ہے؟ واہ آپ کی فہمید استنباط۔

اس مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہے کہ ایک ہزار سال سے یہ ہر چہار مذاہب و ہر چہار مصلات کعبہ شریف میں ہیں۔ اب تک کسی عالم نے سوائے ظاہریہ کے جو متعدد دہیں اعتراض نہیں کیا کیونکہ یہ اعتراض آیت شریف و حدیث شریف پر ہے جنکے مطابق چاروں مذہب اور چاروں مصلے مکہ معظمہ میں مقرر ہوئے اور بنائے گئے ہیں۔ یہ حصہ محض لامذہبوں کا ہی ہے۔ جو سواد اعظم سے خارج ہیں۔ خدا ہدایت بخشے۔ آمین۔

اب جواب نثر کا نثر میں خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے اختصاراً پورا ہوا۔ اغلاط کتاب صحیح کرکے نظم کا جواب نظم میں لکھا جاتا ہے۔

اغلاط رسالہ حق المیزان

نمبر شمار	نشان صفحہ	نشان سطر	اغلاط منجانب مصنف رسالہ حق المیزان	صحت منجانب مصنف رسالہ میزان الحق (زیدل)
۱	۲	۵	الضیف	الضعیف
۲	"	۹	لاجتہاد	الاجتہاد
۳	حاشیہ ۲	۰	بندہ مولوی صاحب حفیظ اللہ	بندہ حفیظ اللہ
۴	۱۴	۲	ما قتلوا	مَا اقْتَتَلُوْا
۵	۱۴	۷	شرح	شرع
۶	۶	۱۱	پاڑی	پاجی

۷	۱۵	۱	شرح	شرح
۸	//	۵-۶	عصا الله	عصیٰ الله
۹	۱۶	۷	جہیت یا تعصب	جہالت ۔ یا تعصب
۱۰	//	۱۰	یفتر الکذب	یفتری الکذب
۱۱	۱۷	۵	اترکو	اترکوا
۱۲	۱۸	۱۸	یوم ندعو	یوم ندعوا
۱۳	۲۰	۱۶	ملت	ملۃ
۱۴	۲۱	۶	واحسن	وحسُن
۱۵	۲۲	۳	انکتم	ان کنتم
۱۶	//	۱۷	اطیعوالله اطیعو الرسول	اطیعوا الله واطیعوا الرسول
۱۷	۲۳	۲	فاتبعہ الشیلین	فاتبعہ الشیطن
۱۸	//	۵	تتفکرون	یتفکرون
۱۹	//	۱۳	افضلها	افضالها
۲۰	//	۱۴	ما تبین	ما تبین
۲۱	//	۱۵	واملالهم	واملی لهم
۲۲	۲۵ و ۲۶		مو احد	موحد
۲۳	//	۱۱	قالو	قالوا
۲۴	۲۸	۱۳	فاستمعو وانصتو	فاستمعوا له وانصتوا
۲۵	۲۹	۲	والضالین	ولا الضالین

حصہ دوم

جواب نظم

قولہ

لکھہ لکھہ حمد خداوند نوں جو ہر شئے کرنے ہارا
اُس مالک باجھوں دوجا کہیڑا کرنے ہار وچارا

پھر لکھہ صلوٰۃ سلام نبی نوں جو سردار جہانان
اوسدی صفت نہ کیتی جاوسے نہ جن وانسانان

اقول

کہہ بے حد بے شمار خدا دا حمد ہمیشہ بھائی
اوہ خالق رازق ہر شئے دا اسدے دوجا ہور نہ کائی

پھر بے حد بے شمار نبی نوں بھیج درود سلامان
کل اصحابان آل نبیؐ نوں مجتہدان امامان

پھر پیران ہور ولیان تائیں رحمت ہووے الٰہی
اتے ہر بزرگ دی عزت کریئے بے ادبی گمراہی

اصحابان آل نبیؐ دی اُتّے جو سلام نہ کردا
ہے بخیل[1] تے حاسد بھاری ہو ہُرتا اوہ مردا

اپنے ایس رسالے اندر قطب شاہ کی کیتا
درود سلام صحابان کولو موہنہ اپنا اُس سیتا

واہ واہ اہل سنت داہو ناجب اصحابان بہار سیے
نام بھی لینا جائز ناہین کرنی سنت بار سیے

سنت سنت سونہوں بولن دشمن دلوں بجانوں
وصوکے باز فریبی ڈاڈھے ہین بے ادب نبانوں

آیت لکھہ قرآن شریفوں اوسنوں غلط کیتو ئی
پڑھ سکے ویکھو کی کجھ غلطی ما قتلوا وچ ہوئی

شان نزول اس آیت دا وچ حق یہود نصارا
مسلمانان دی طرف لگانا علم نہیں سجھ یارا

ایس زمانے اندر لوُلا ایسا نکل آیا
مفسد حاسد تے بے ادبان ہر جا شور رچایا

کرن توہین تحقیر امامان دین جنہاں پھیلایا
اپنے آپ محدث بن کے لوکان نوں بہکایا

[1] اس جگہ پر مصنف صاحب نے صرف اللہ تعالےٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسیقدر تعریف کی ہے۔ مگر صحابہ کبار رضی اللہ عنہم پر درود شریف نہیں بھیجا۔ اسیطرح اُن کی کتاب ۷۰ ورق کی جو دو سال میں آپنے بڑی کوشش سے بنائی ہے جسکا نام ضمان الفردوس ہے اسمیں بھی صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام پر درود شریف نہیں لکھا یہ خاص طریق رافضیوں کا ہے انکی تصانیف کل میں اصحاب رضی اللہ عنہم سے بغض رکھا جاتا ہے

ڈردے نہیں بے ادبی کولوں ایہ وہابی بندے
اگلیاں پچھلیاں سب بزرگاں گذرے نیک جو بندے

بہتری آپ تے لوکاں سدن شرم نہیں اوہ کردے
اللہ نبیاں ولیاں اُتے سو سو عیب نے دھردے

آ شیطان انہاں دے تائیں سدھی راہوں بھلایا
اپنے باجھوں ہور نہ چنگا شیطان سبق پڑھایا

رافضیاں تے خارجیاں ہور معتزلیاں نوں ملدے
اہل سنت دے وچوں خارج ایہ وہابی ٹلدے

نام سنت والیں زبانوں دلوں عداوت کردے
حضرت تائیں بھائی سدن پتے غروراں مردے

شیخ نجدی دے پیرو ہو کے اپنا دین گوایا
چوہنہ مذہباں تھوں اک نیارا اپنا مذہب چلایا

انہاں لوکاں بابت حضرت پیشگوئیاں فرمایاں
جیوں جیوں اس ٹولیدی بابت بہت حدیثاں آیاں

احادیث پیشین گوئی نسبت غیر مقلدان

پہلی حدیث شریف یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و اباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ صحیح مسلم از ابی ہریرہؓ۔ یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے آخری زمانہ میں فریب کرنے والے جھوٹے مکار لوگ۔ لائیں گے تمہارے پاس ایسی حدیثیں کہ نہ سنی ہونگی تم نے اور نہ تمہارے باپ دادوں نے۔ سو بچاؤ تم اپنے تئیں اُنسے اور اُنکو اپنے سے۔ اسلیئے کہ کہیں گمراہ نہ کردیویں تمکو اور فتنہ و فساد میں نہ ڈالیں تمکو (صحیح مسلم میں ہے)

حضرت ابی ہریرہ پاسوں صحیح مسلم وچ آیا
ہوسن وچ زمانے آخر نبی صاحب فرمایا

جھوٹے[۱] ٹھگلے مکار فریبی لوگ حدیثاں لیاون
سنیاں تساں نہ باپے دادے حیرانی وچ پاون

بچیو بچاؤ اپنے تائیں اُنہاں فریبیاں کولوں
دور رہو مکاراں پاسوں ایسے فعلوں قولوں

[۱] جھوٹے ٹھگلے مکار آلخ یہ پیشین گوئی صاف ہی اکثر غیر مقلد لوگ وضعی احادیث اور موضوع اپنی کتابوں میں لکھکر عام لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں جیسے حافظ محمد لکھوکے والے نے جو پچاس سال حنفی المذہب رہکر غیر مقلد ہوگئے۔ وہ اپنی تفسیر محمدی کی اخیر جلد اور انواع محمدی میں حدیث بخاری سے لکھتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جواثا گانوں میں نماز جمعہ کی پڑھی تھی حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گانوں جواثا میں کبھی تشریف نہیں لیگئے۔ جس کی بابت مولانا حاجی حرمین شریفین مولوی غلام دستگیر صاحب حنفی نے اپنے رسالہ ظہور اللمعہ فی ظہر الجمعہ میں اچھی طرح سے تصریح فرمائی ہے ۱۲ منہ

تاکہ فتنہ وچ فسادان پاون ناہ تسانون — رہا فضل کرین اللہ اپنا لئیں بچا اسانون

دوسری حدیث شریف قال علیہ السلام والصلوٰۃ لعن اٰخر ھذہ الامۃ اولھا جامع ترمذی[1] - یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دربارۂ علامات قیامت کے کہ اس اُمت کے پچھلے لوگ اگلوں کو بُرا کہیں گے -

ترمذی اندر اک علامت قیامت دی ایہ آئی — حضرت نے فرمایا سنیون امت دی بُریائی

بُرے کہن گے اگلیاں تائین پچھلے لوگ آونے — ایہ خاص علامت اس ٹولے دی پئی اٹھاندے نے

مجتہدان اماماں ساریاں بولن بُرا زبانون[2] — مشرک کافر کرکے لکھن مارن تیر کمانون

حنفی[3] شافعی مالکی حنبلی ایہ بھی مشرک سارے — نقشبندی تے قادری چشتی سہروردی بھی سارے

صدیق[4] اکبر نون خاطی لکھیا بدعتی عمر[5] نے تائین — ایسی ایسی کوڑ بے ادبیون ڈردے ہرگز ناہین

قطب شاہ نے حاشیہ اُتے نام اصحاب لکھائے — ذرہ ادب تعظیم نہ کیتی بغض تے حسد بنائے

اہل بیت دے اسم مبارک چھڈے نال عداوت — امام[6] صاحب نون مندا لکھیا ازلی ایہ شقاوت

اس ٹولے دیاں ویکھ کتاباں شک جے ہووے تینون — حاشیہ دے وچ پترین لکھیا مشکل بنے نہ تینون

تیسری حدیث شریف قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی اٰخر الزمان قوم احداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ یقرءون القراٰن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین مروق السہم من الرمیۃ الحدیث متفق علیہ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکلے گی آخر زمانہ میں ایک قوم کم عقل کم سن زبان زد ہوگا اُنکے قال قال رسول اللہ یعنے بغیر حدیث کے کلام نہ کرینگے

---

[1] دیکھو کتاب ظفر المبین تصنیف محی الدین تاجر کتب لاہور صفحہ ۱۸۹-۲۳۰-۲۳۲ - [2] کتاب تحقیق الکلام تصنیف غلام علی قصوری ثم امرتسری صفحہ ۳۰-۲۷-۳۲-۳۳ - [3] دیکھو کتاب دراسات اللبیب غیر مقلدان صفحہ ۲۱۲ - اعتصام السنۃ صفحہ ۶۹ - انتقاد الرجیح صفحہ ۶۲-۶۳ [4] حق المیزان صفحہ ۱۷ - سطر ۱۴ - مصرعہ ۵ ایہ سارے کہن اماموں مندے شرم نہ تینوں آئی یعنے تین امام آمین بلند کہتے ہیں کیا امام صاحب (یعنے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ) سے وہ تینوں بُرے ہیں ؟ توبہ - نقل کفر کفر نباشد مراد اس سے مصنف بے ادب وگستاخ کی یہ ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ تینوں اماموں سے بُرے ہیں - ۱۲ منہ

پڑھیں گے قرآن کو نہ اترے گا اُن کے حلق سے نیچے خلوص دل سے قرآن پر عمل نہ کرینگے۔ بھاگینگے دین سے جیسے تیر بھاگتا ہے کمان سے۔

تیجی ہور حدیث سنوں ایہ حضرت دا فرمودہ ۔۔۔ جو وچ زمانے آخر والے اک ہوسی قوم بیہودہ
عقل تھوڑی تے عمر بھی تھوڑی ہوگ زبان تے جاری ۔۔۔ قال قال رسول اللہ پڑھ وچ تے بہسی بھاری
پڑھن قرآن زبان پر اپنے حلقوں ہیٹھ نہ جاسی ۔۔۔ نال خلوص نہ پڑھسن دل وے گویا کرسن ہاسی
عمل قرآن حدیث نہ کرسن دینوں نسن اینویں ۔۔۔ خبر نہ ملدی نسن وہلے تیر کمانوں جیویں
چوتھی ہور حدیث بھی لکھاں ترمذی اندر آئی ۔۔۔ پیشین گوئی اس ٹولے بابت حضرت نے فرمائی

چوتھی - حدیث شریف - قال علیہ الصلوٰۃ والسلام السنتھم احلی من السکر وقلوبھم قلوب الذیاب
ترمذی - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ زبانیں انکی شکر سے زیادہ شیریں ہونگی لیکن دل انکے سختی اور بیرحمی میں بھیڑیوں کی طرح ہونگے - جامع ترمذی -

زباناں اُس ٹولے دیاں ہوسن ظاہر شیریں بھائی ۔۔۔ تے دل اُونھاں دے بیرحمی تھیں بھگیاڑاں دے بھائی
جیبھو فق ہورتے دل توں ہور شکل منافق والی ۔۔۔ دین ایمان نہ ہوسی پلے مرسن ہوکے خالی

پانچویں حدیث شریف - قال علیہ الصلوٰۃ والسلام فی وصف ھذا القوم منشمر الازار -
یعنے اُس قوم کا یہ بھی نشان ہے کہ اونچے اونچے پاجامہ کے پائینچے ہوں گے - فتح البیان -

اوچے اوچے پاجامے دے پینچے جان نشانی ۔۔۔ ہے مشہور وہابی تینی بچی ایہ نشانی
چھیویں ہور حدیث سناواں وچہ غنیہ دے آئی ۔۔۔ حضرت پیران پیر جیلانی رحمت ہوس الٰہی

چھٹی حدیث شریف - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی روایۃ انس رضی اللہ عنہ ان اللہ عزوجل اختارنی واختارلی اصحابی فجعلھم انصاری وجعلھم اصھاری وانہ سیجیٔ فی اٰخرالزمان قوم ینتقصونھم الا فلا تاکلوھم الا فلا تشاربوھم الا فلا تناکحوھم الا فلا تصلوا معھم الا فلا تصلوا علیھم حلت اللعنۃ

یعنے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختیار کیا اللہ نے مجھکو اور اختیار کیئے واسطے میرے اصحاب۔ پس کیا اُنکو مددگار میرے اور سُسرال میرے تحقیق آخر زمانے میں ایک قوم نکلے گی۔ رتبہ اُن کا کم کریں گے اور نقص کرینگے میرے اصحاب کو۔ پس خبردار نہ کھانا اور نہ پینا اُن کے ساتھ اور نہ نماز پڑھنا اُنپر وہ مورد لعنت ہیں۔ صفحہ ۱۹۴ سطر ۱۲ غنیۃ الطالبین۔

حضرت انسؓ روایت کیتی آن حضرتؐ فرمایا — آخر وچ زمانے ہوسی اِک ٹولہ گمراہیا

نقص اصحاباں میریاں اندر کرسی ہو گمراہی — رتبہ درجہ کم کریسی وگسی بار الٰہی

نال اونھاندے کھانا پینا کرنا ترک ضروری — نکاح ویاہ نہ کرنا ہرگز کرو اُنھاں تھیں دوری

اُونھاں نال نماز نہ پڑھیو نہ جنازہ کریو — اوہ ملعون الٰہی ہوسن دور اونھاں تھیں رہیو

ایس حدیثوں ثابت ہویا ایہہ وہابی ٹولا — نقص نکالن اصحاباں دے کرن نہ عزت تولا

مخترع بدعت[1] خاطی آکھن اصحاباں تے تابعیں — نام لکھن[2] پھر ادب نکر دے رضی اللہ بھی ناہیں

جداں حضرت دے درجہ[3] تابعیں بھائی نال ملاون — پھر کی درجہ ہوگ اصحاباں کہندے نہ شرماون

ساتویں حدیث شریف صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللھم بارك لنا فی شامنا اللھم بارك لنا فی یمننا اے اللہ برکت دے ہمارے ملک شام میں اور ملک یمن میں۔ وہاں کچھ لوگ نجد کے بھی بیٹھے ہوئے تھے اُنہوں نے عرض کیا وفی نجدنا یعنے ہمارے ملک نجد کے واسطے بھی دعائے برکت فرمائیے۔ مگر آپ نے پھر بھی دعا برکت شام اور یمن کے واسطے فرمائی۔ پھر اُنہوں نے باصرار واسطے دعا برکت نجد کے عرض کی تو تیسری دفعہ اُس کے حق میں فرمایا۔ ھنالك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان۔ یعنے ملک نجد میں زلزلے اور فتنے اُٹھیں گے۔ اور اُس سے نکلیگی امت شیطان کی۔ فتح المبین تصنیف مولانا مولوی محمد منصور علیخان صاحب؛

حاشیہ [1] دراسات اللبیب [2] غیر مقلدان صفحہ ۲۱۲ اعتصام السنۃ صفحہ ۹۹ انتقاد الصحیح صفحہ ۶۲ - ۲۳ [3] حق المیزان حاشیہ صفحہ ۲ - سطر ۱۱ - [5] تقویۃ الایمان صفحہ ۹ سطر ۲

عبداللہ ابن عمر تھیں آیا وچہ صحیح بخاری — حضرت شام یمن دے حق وچہ دعا کرن اک واری

اے اللہ دے شام یمن وچ برکت ملک اساڈے — اوتھے نجدی لوگ بھی آہے عرض کرن ہو سارے

حضرت پھیر دوبارہ کیتی شام یمن دے تائیں — پھیر مڑ نجدیاں عرض کیتی یا حضرت نجد دے تائیں

پھر بھی تیجی وار نبی جی شام یمن ہی بولے — عرض قبول نہ نجدیاں ہوئی آخر حضرت بولے

اوتھے زلزلے فتنے ہوسن نجد نہ برکت کوئی — نکلے گی شیطان دی امت اوتھوں ایہہ گل ہوئی

باراں[۱۲۲۱] سو تے اکی دے وچہ نکلیا سِنگ شیطانی — عبدالوہاب سدا دے نجدی پوری ہوئی نشانی

تمام مقابر روضے سارے اولیا واں فقراواں — ڈھاہ ڈھاہ زمین برابر کیتے شہریں ہور گراواں

پھیر لشکر اُس مردودے والا اپہنچیا پاس مدینے — ویکھ مبارک روضے تائیں کہیا اوس کمینے

وڈا بت ایہہ ساریاں کولوں اسنوں ڈھانواں جلدی — ویکھ بلند ایہہ روضہ ایسا اگ کلیجے بل دی

ڈنگیا سپ جہنم گیا اوہ مردود اُتھائیں — باقی فوج قتل سب ہوئی کوئی بچیا ناہیں

سنہ[۱۲۳۳] باراں سو تیتی اندر ایہہ حقیقت ہوئی — درمختار دے حاشیہ اُتے شامی ایہہ لکھیو ئی

اوسے دے پت محمد جیہوں کتاب توحید بنائی — اُس دا ترجمہ اردو اندر تقویتہ لکھیا ئی

اوتھوں ہوئے وہابی سارے عبدوہابوں بھائی — موذہ وہابیاں نجدوں ہویا صحیح حدیث جو آئی

اتھاں حدیثاں کولوں ثابت ایہہ ٹولا شیطانی — صحیح حدیثاں غور کریں توں پیشگوئیاں الہامی

دربیان مذاہب اربعہ وتقلید مذہب واحد

قولہ

باجھ قرآن رسول نہیں تقلید کسی دی بھائی — عربی وال عبارت بیلی[صفحہ ۱۴ سطر ۱۳] لکھیں نال صفائی

اقول

عبارت عربی چوری کر کے عقد الجید دوں پائی — لوکاں نوں ایہہ دھوکا دتا ایں ایہہ آپ بنائی

اگوں پچھوں نظر نہ کرکے نال تعصب لکھیا ۔۔۔ ابن حزم دا قول اکلا نال بے سمجھی لکھیا
نہ عبارت اندر بندے ویکھیں آکھ سنایا ۔۔۔ شرم ہووی تے ڈب ڈب مریں ایسا مجھوٹھ بنایا

قولہ

(صفحہ ۱۴ سطر ۱۵)

تابعداری رب نبی دی اس بن ہور نہ کائی ۔۔۔ نہ بھی بادشاہاں دی تابعداری کرنی آئی

اقول

واہ وا ہیبت کی عمدہ رلیا سکتہ سول نہ آیا ۔۔۔ وانگو سیٹھ جو پہلا مصرعہ دوجے نال لگایا
باجھ قرآن رسول نہیں تقلید کسے دی بھائی ۔۔۔ پہلے لکھیا آپ ایہ مسئلہ ہن تیجے دسی آئی

قولہ

واولی الامر منکم پیلی رب سچے فرمایا ۔۔۔ شان نزول اولی الامر حق بادشاہاں دے آیا
ایہ عام حکم ہے ماں پیو ممبر دار بھی اسیوچ سارے ۔۔۔ وچ زمانے ہوون جہڑے حکم چلاون ہارے

اقول

اودھی گل تے کچی کرکے لوکاں نوں بہکایا ۔۔۔ صاف صحیح جو بات برابر اُستھوں منہ چھپایا
ایہ ایمان تے راست بازی ہے ایہناں لوکاں والی ۔۔۔ ظاہر کراں ہیں اولوالامر وی ایہ حقیقت بھالی
بیشک شان نزول اس آیت بادشاہاں حق آیا ۔۔۔ تے بعض مفسر علما آکھن مجتہداں حق آیا
اسیوچ شک نہیں ہے ذرہ حضرت وقت پیارے ۔۔۔ کل خلفا علما برابر مجتہد ہوئے سارے
بغوی وچہ کبیر مدارک ہور بہت تفسیراں ۔۔۔ حضرت ابن عباس صحابی دیتاں بہت نظیراں
اولی الامر دہ مجتہد جو استنباط کریندا ۔۔۔ اللہ خود اس آیت اندر وچہ قرآن لکھیندا

قولہ ممبر دار بھی۔ یہ متعصب صاحب مصنف رسالہ کا ناظرین ملاحظہ فرماویں۔ کہ اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۵ سطر ۱ میں لکھتا ہے۔ کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اولی الامر نہیں ہیں یہ کیسی صریح گستاخی اور انکار آیت اور خلاف کل مفسرین واجماع کے ہے۔ سبحان اللہ علمیت لورودہ ممبر دار جیسے نام کالو بختا ہیں اور جنکو امید ہے کہ اب پاخانہ پھیرنے کے بھی نہیں آتے ہونگے وہ اولوالامر بن گئے۔ ہائے افسوس۔؟ یہ محض بغض حضرت سراج الامت والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور قلبی عداوت اُن کے ساتھ کی گئی ہے۔ خداوند تعالی ایسے عالی شان و بیان مجتہد کے ساتھ جیسے کہ امام آج تک کوئی نہیں ہوا عداوت اور بغض رکھنے کا بدلہ اپنی جناب پاک سے دیوے گا ۱۲ منہ

واولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم

اس آیت تھون ثابت ہویا بلکہ استنباطی
اولی الامر دی شرط ایہائی حکم الٰہی ذاتی

استنباط وا ملکہ ظاہر مجتہدان دے تائین
اولی الامر دی ایہ ضروری اسو جہ شک لیابین

جس حاکم وچہ ملکہ ایسا استنباط نہووے
اُسدا حکم نہ منن لایق غیر شرع نون دھووے

بادشاہ اسلامی سارے روم شام تے ہندی
مجتہدان دے مسئلہ او دے تاج تک کرن پابندی

استنبولی بادشاہان دا حکم عرب وچہ سارے
اِک ہزار برس تون جاری وسان گزارے

مشون مذہب چار تمامی حق پر جانون چارے
لے کر و تقلید اُسکے دی بھائی اللہ نشان سوارے

والیان تائین فرض ہویا ایہ حکم امر اسلامی
جیکر منن اسنون ناہین تان ایہ کوڑے خامی

نمبردار اولی الامر وچ داخل کتھون ہوئے
طہارت بدن دی خبر نہ کائی ڈھگیان پچھے سوئے

کالو بخشا نام جنہان دے ناموں ظاہر ہوون
اولی الامر اوہ پیچھے ہوسن واہ مسایل دھوون

ٹبر دا گذارہ کیتا نمبردار دصبولی
اولی الامر پھر کیؤن نہووے ویچن گا جر مولی

حق ادائی پوری ہوئی مولوی صاحب ولون
وڈے قاف دے نال بھی لکھیا قالو لینے چلون

اولی الامر والیان سنگ نمبردار گراوان
جیہڑے ٹبر پالن اوہنان دا نہ پھکا ناوان

آپے آکھن حکم نہ منّو ناجہ جندار سولے
پھر آپے نمبردار ملاون ویکھو کار چھولے

قولہ

اوہ بےعلم بیچارے ایہ آیت سبپہ پڑھن سناون
واولی الامر امام اعظم حق آکھن نہ شرماون

اوہ کیوں شرماون علم قرآن حدیث نہ پڑھیا کوئی
نہ تفسیران پڑھیان شان نزولان جنبر نہ ہوئی

اقول

کالو بخشا نمبرداران دے حق آہیت آئی
امام صاحب دے حق وچہ ناہیں شرم نہ ہر گز آئی

ے پھر وہ بیت کے مصرعہ اول بہت طویل ہیں اور ناموزون تک بندی آپ کی سستیوں سے ہم بلیہ ہے ۱۲ منہ

نمبرداراں نمبر پالیا امام صاحب نہ پارو ایسے خاطر حق اوہناں دے آیت ایہ گذارو
امام صاحب تھوں درجہ وڈا اوہناں نمبرداراں تو بہ ایس خیالوں ربا شرم نہ ویرہ داراں
علم قرآن حدیثاں پڑھیاں نال کل تفسیراں شان نزولاں عمدہ کڈھیاں گھڑیاں ایہ تقریراں
واہ علمیت اتے تکبر کرن توہین اماماں اللہ ولوں وگ گئی ہے ایہناں کوڑیاں خاماں

قولہ

اِس آیت وچ حکم اماماں چوہاں تابعداری ہکدی تابع تناں چھوڑن مت اُنہاں دی ماری
سوچ کرے جے اس آیت تھیں ثابت مذہب کردے تاتابعداری چوہاں اماماں واجب اوپر ہر دے
اِس آیت تھیں تابعداری چوہاں اماماں آئی سوچ کریں تے سمجھیں ہیلی بات انصاف لیہائی

اقول

پہلے لکھیا تابعداری رب نبی بن ناہیں پھر پچھوں اس دے بادشاہاں دی نجی نال رلائیں
ایہ مسئلے لگے بھل گئے ہن وسی تابعداری چوہاں اماماں بن وباں دی اس آیت تھیں جاری
تابع اک نہونا ناں ہرگز تقلید چوہاں دی کرنی اِس آیت تھو واجب ہوئی گل اُنہاں کن پھرنی
مولوی صاحب وسوسا نوں چونہہ بیڑیاں لت دھرکے اس دریا وہابیت نوں کیویں لنگھسو ترکے
وچ غوطے کھا کھا مرسو ڈاہڈی گھمن گھیری اک دوجے دی مدد نہ ہوسی کرسو تیری میری
مسئلے پچھاں دو تن تیتھوں بابت تابعداری کیونکر کرسیں چوہاں اماماں جو واجب ہی بھاری
امام اعظم تے مالک صاحب کہن حلال ابابیلی امام شافعی صاحب اُس دے تابعین کہن حرام فضیلی
امام اعظم تے مالک صاحب مور حلال بتاون شافعی حنبلی اُس دے تابعین اسیج حرام بتاون
حنفی مالکی ہدہد تابعین کہن حلال برابر شافعی صاحب اُس دے تابعین کہن حرام سراسر
امام اعظم صاحب بجو تابعین کہن حرام صریح شافعی صاحب حلال بتاون سمجھن نافصیح

جنگلی چوہا ساہی تائیں کہن حرام امام
حلال بتاون اوہناں تائیں شافعی صاحب امام

کچھو کیکڑہ حرام بتاون حنفی شافعی صاحب
حلال لکھن پر اوہناں تائیں مالکی حنبلی صاحب

لومڑی گوہ حرام بتاون حضرت صاحب امام
تے شافعی صاحب حلال بتاون اوہناں لا کلام

حرام گیدڑ دے تائیں لکھن ابو حنیفہ بھائی
احمد حنبل گیدڑ تائیں لکھن حلال ملائی

بیول تائیں امام صاحب نے کھان حرام بتایا
تے شافعی صاحب اُسدے تائیں اصح حلال بتایا

ہور بہتیرے ایسے وانگوں اختلافات امامان
کیونکر کرین تعمیل انہاندی وسین کر اعلامان

اک دن اک نوں نوش کرین گا جان حلال عمیم
دوجی دن پھر اُسدے تائیں کرین حرام اثیم

جیکر اہنوین چوہان امامان کرسین تابعداری
تان توں آیت ایس مطابق ہوسین کافر ناری

قال اللہ تعالیٰ ۔ انما النسیٔ زیادة فی الکفر یضل به الذین کفروا یحلونه عاما ویحرمونه عاما

یعنے سوائے اسکے نہیں تاخیر کرنا بڑھاتا ہے کفر میں گمراہ کیئے جاتے ہیں بسبب اُسکے وہ لوگ کافر ہوئے حلال جانتے ہیں اُسکو ایک سال اور حرام جانتے ہیں اُسکو ایک سال ۔

ایہ طریقہ کافران والا اللہ جی فرماون
جانن ورہا حلال اک شے نوں پھیر حرام بناون

جو کوئی تابعداری ایسی کرسی چوہان امامان
اس آیت تھوں کوڑے سمجھو بے تمیزان خامان

ایسے ہور مسایل بہتے جیہی تلفیق اہیا ئی
نال اتفاق دے سارے باطل ویکھو کتابان بھائی

تقلید شخصی وہی بابت جو کچھ لکھیا کل علماوان
آئمان نال حدیثان ثابت کیتا ہے صلحاوان

عرب عجم دے فسقواس تے بکے ہور مدینے
جاری ہوئے ہر جا گہہ وچ سمجھو نال یقینے

حضرت پیران پیر جیلانی رحمت ہوس آکھون
غنیہ دے وچہ کی فرمایا بھلو نا ہین رہا ہون

قال الامام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی رحمة اللہ علیه (واماتنا علی مذهبه اصلا وفرعا وحشرنا فی زمرته) یعنے فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ احمد ابن محمد بن حنبل شیبانی رحمة اللہ

علیہ نے دہارے ہمکو خدا اور پہ مذہب اُسکے کے۔ اصول اور فروع میں اور اٹھاوے ہمکو اُنکے گروہ میں

غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۷۸ سطر ۷ ۔

قطب ربانی پیر جیلانی غنیہ وچ فرماون
گمراہان نون سمجھ نہ آوے اوجھڑ بھلے جاون

مارا ساتھون اوپر مذہب احمد حنبل والے
اصول فروع سب اونہاں اوتے ربا ساتھون پالے

حشر اساڈا کرین الٰہا اوپر گروہ اونہاں دے
جو متعصب ضدی ہوون اوہ گمراہ ناخواندے

شخصی ایہ تقلید ہوئی جو پیر پیران فرمائی
تینون غنیہ دے وچ یارا ہرگز نظر نہ آئی

جیکر ہن بھی شک ہے تینون غنیہ کڈھ وکھائیں
صفحہ اکہتر اٹھ سو دے وچ ستوین سطرے پائیں

پئی ضد تعصب والی جیہان اُستے شخصی
بات یقینی چھڈ چھڈ اکے عمل کرین بر ظنی

حضرت پیران کیون نہ کیتی تابعداری جیہان
مین تون سگ درگاہون جھڑے فرق ہزاران کوہان

ایہون سبہہ مقلد ہوئے شخصی عالم سارے
کجھ قبول نکر وا اللہ جو تقلیدون مارے

انجاث فریدکوٹ[1] دے جھڑے ویکھن لایق ایہا
مولانا قصوری[2] صاحب کیتا ایہن اویہا

فرصت نہیں جے طول کران میں ایس لیے سنائین
عاقل نون اشارہ کافی جاہل ڈنڈا نامین

قولہ

قال اللہ تعالیٰ انما یفترا الکذب الآیۃ صفحہ ۱۶ سطر ۱۰ ۔

اقول

ایت غلط لکھی ایہ ویکھو یفتر الکذب بنایا
لکھنا چاہیئے یفتری الکذب ۔ یا واحرف گھٹایا

کلام اللہ نون کم و زیادہ کرنا کفر ایہا ئی
کیہا اس بد راہی کولون ڈاڈھی ایہ گمراہی

[1] انجاث فریدکوٹ نام کتاب جسمین مقلدین و غیر مقلدین کی بحث جو ریاست فریدکوٹ ملک پنجاب مین ہوئی عمدہ طور پر درج ہے ۔ ۱۲

[2] مولانا بالفضل اولنا حضرت حاجی حرمین شریفین زاد اللہ شرفہا حضرت مولوی ابو محمد عبد الرحمن غلام دستگیر صاحب حنفی ۔ جنھون نے انجاث فریدکوٹ کو بطور رسالہ کے مرتب کرکے اپنی طرف سے بہت سے توضیحات کے ساتھ مزین کرکے چھپوایا ۔ ۱۲

اینوین صفحہ اوتھے اندر دوجی سطرے دیکھین ۔۔۔ اوہ تحریف کلام اللہ دی والضالین نون تکھین

ولا الضالین وی جاگہہ لکھیا والضالین[1] وتا ہین ۔۔۔ معنے اُلٹ کفر نون پہنچے خبر مولف نا ہین

ہوون مصنف ایتے ایسے لکھیا حرف سجاوے ۔۔۔ جیکر نقل کتاب کرین نہ کدھی صحیح نہ آوے

قولہ

ہن گوڑ طوفان ہولا وِن مفتی خوف خدا نہ کھاون ۔۔۔ اہل سنت نون کہن وہابی آکھن نہ شرماون

اقول

مفتی صاحب جالندھرے فاضل جو کہاون ۔۔۔ ایہہ گوڑ طوفان اُنہان نون شاید نال اشارہ لاون

نام اُنہاندا ولی محمد ہین مشہور پنجابی ۔۔۔ جیہڑے شیطان لاحولون نسدے ایویں جان وہابی

نال پہاڑان منہ لا نا سر دو ٹکڑے ہوسی ۔۔۔ حرف صحیح نہ لکھنا آوے اُس تھون پھر کی ہوسی

اہل سنت دے وچون خارج ہوئے وہابی سارے ۔۔۔ رافضیان ہور خارجیان دے بھائی خاص پیارے

دیکھو فتوے عرب عجم دے جاری ہوئے تمامی ۔۔۔ وہابی اہل سنت تھون خارج جانون خاص عوامی

قولہ

صفحہ ۱۲ ۔ سطر ۱۵-۱۶-۱۷

اہلسنت دے معنے ہین ہن آکھ سنا وان بھائی ۔۔۔ جیوین غنیہ دے وچہ پیر جیلانی لکھے نال صفائی

صفحہ ۱۲ چھپاپوین سطر بارہوین دیکھین شک آ ئی ۔۔۔ سنت معنی سنت رسولی لکھے پیر جیلانی

جماعت معنے قول فعل جو اصحابان دے کروا ۔۔۔ نام جماعت اُسدا فعل اصحابون کرے نہ ڈروا

اقول

واہ وا معنے اہل سنت دے غنیہ وچ آئے ۔۔۔ تے معنے ہور جماعت والے پیر جیلانی فرمائے

[1] طبیعت مصنف حق المیزان اور ضمان الفردوس کی یہ ہے ۔ کہ ولا الضالین کو والضالین لکھا ۔ اسی طرح رسالہ ضمان الفردوس میں صفحات ۲۱-۲۲-۲۵-۲۶ مین لکھا ہے ۔ کہ جو کوئی لا الہ الا اللہ زبان سے کہے وہ بہشت مین باایمان داخل ہوگا ۔ حالانکہ اس کلمے کے کہنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے آپکی لیاقت یہ ہے کہ آپ کو کلمہ طیبہ کے معنے بھی نہیں آتے دعوے محدثی ۱۲ منہ

[2] معلوم ہوتا ہے کہ مولانا مولوی ولی محمد صاحب فاضل جالندھری نے مصنف کو کبھی بہت تنگ کیا ہے جیسے اُنکی طبیعت وہابیوں کے برخلاف ہے

صفحہ چھپا نوین غلط حوالہ اکسو چھپا نوین پورا
عینک والیاں نظر نہ آوے صفحہ بھی پورا پورا

اکو مسئلہ دس اسانوں فعل اصحابان والا
جو ہنکر کرن وہابی پورا ایہ کوڑیاں دا چالا

ونہیہ تراویح نال جماعت حضرت عمر تھوں ہوئی
اج تک اہل سنت وچہ جاری ایہا سنت ہوئی

پنج سو ستہ صفحے دے اندر غنیہ دے وچ آیا
ونہیہ تراویحاں وچ رمضانی حضرت عمر تھوں آیا

اہلسنت سب اسدے تائیں فعل اصحابان کردے
وہابی منکر فعلوں ہوکے اٹھ تراویحاں پڑھدے

واہ کیا فعل اصحابان کردے پراسناوں اہلوں
حضرت عمر نوں بدعتی آکھن ایسے گلوں اسنوں

بدعت نوین بنائی اُس نے ونہیہ تراویحاں والی
پراسناوں حضرت تائیں سنت کہی پالی

جو کوئی اہل سنت دے وچوں ونہیہ تراویحاں پڑھدے
انہاں تائیں بدعتی بولن شرم نہ ہرگز کردے

ایسے خاطر اہل سنت تھوں ہوئے وہابی خارج
نام سنت دا ہونوں لے کے اوتھے کرن اجارج

فعل اصحابان پورا پورا واہ وہابی کردے
جھوٹے جھوٹھ پکارن ایویں کوڑیاں گلاں کردے

قولہ

صفحہ ۱۲ سطر ۱۲ - صفحہ ۶ سطر ۱ - ۲ - ۴ -

اہل ہوائی رفع الیدین تے آمین اوچی پاروں
اہل سنت سنگ لڑدے نالے منع کرن انکاروں

آمین رفع الیدین خانہ کعبے وچ ہن تک جاری
مگر امام سورہ فاتحہ بھی پڑھدی لوکی ساری

تن امام ایہ عمل کرن وچہ خانہ کعبہ جانی
چوتھے صاحب عمل نہ کیتا ایہہ بھی حق پچھانی

پھر پیر جیلانی رفع الیدین بلند آمین بھی کردا
سنت رسولوں کیوں چھپیسے ہتھ بدعتیاں لڑن ڈردا

اقول

اہل ہوائی آپے ہوون نام سنی دالیون
ضداں نال آمین پکارن لوکاں نوں دھوکا دیون

۱؎ کتاب دراسات اللبیب غیر مقلدان میں بصفحہ ۲۱۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بباعث بیس تراویح مقرر کرنے کے مخترع بدعت لکھا ہے - نعوذ باللہ منہا - حدیث شریف علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدین کی کیا اچھی تعمیل ہوتی ہے - پھر بدعت کہہ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے افعال کو ادا کرتے ہیں - ایسے جھوٹے کذاب کو خدا کی ۱۰۰۰ ر ۱۲ منہ

پھر آپے آکھن رفع یدین تے آمین جو نہ کروا
درست نماز صحیح ہے اُسدی جو ایہ فضل نہ کروا

تاں بھی ضد فسادان جھگڑے ایہناں لوکاں پائیے
ہر گھر وچ لڑائی جھگڑے فتنے کفر جیلائے

پہلے پنجاب ان ہماں کولوں کوئی فساد نہ آہا
ہر اک مومن بھائی بن کے کیتا خوب نباہا

اُستھوں پچھے اس ٹولے نے اہل ہوائی جھیڑا
اپنی حرص ہوا دے موجب پایا داڈھا جھیڑا

کیہے مُٹے وچ رفع یدین تے آمین اُچی کہندے
ہین مقلد سارے اوتھے جھڑے کہندے رہندے

اہل ہوائی تے لا مذہب ہور وہابی کوئی
اُس جاگہ وچ نظر نہ آوے ایسا بندہ کوئی

جو کوئی اوتھے ایہ عقیدت شامت نوں کہہ بیٹھے
فتویٰ قتل کفر دا لگدا فوراً اُس دے اُتے

جیویں نذیر حسین[۵] اُنہاں دا وڈا امام سدا وے
پیر جیلانی پچھے اُسدا نام مصنف لیا وے

اپنا اوس عقیدہ اوتھے ظاہر کیتا ساہی
فتویٰ کفر تے قتل سنایا علماواں نے بھائی

توبہ کیتی جان بچائی دِلّی منتل آیا
نہیں تاں اُس نے لا مذہبی دا چنگا مزہ سی پایا

دو امام رفع یدین تے آمین اُچی کہندے
سورہ فاتحہ نالے پڑھدے مگر امام دے کہندے

قولہ

رفع الیدین آمین بلند دی منع دلیل نہ کائی
بدعتیاں رل نال جہالاں سر خود مٹی پائی

اقول

رفع یدین منسوخ ہوئی آمین بلند بھی نالے
آیتاں اتے حدیثاں ثابت دتے نشر حوالے

ضد دوں نال تعصب جیکر نظر نہ کرن وہابی
عینک والے ویکھ نہ سکن اُلٹن ورق شتابی

قولہ

فاتحہ منع دلیل نہ کائی وچ قرآن حدیثاں
اہل جہالاں بدعتیاں رل کیتا شور خبیثاں

[۵] مولوی نذیر حسین دہلوی نے جسکے نام کے ساتھ شیخ الکل مجتہد اور محدث کا لقب بڑے ادب سے لگایا ہے۔ اور حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے بعد یہ نام حاشیہ پر لکھا ہے۔ مکہ معظمہ میں اپنے عقائد لا مذہبیانہ و غیر مقلدی ظاہر کیا تھا جو فوراً علماء حرمین شریفین نے کفر کا فتویٰ دیا جو توبہ کرکے دہلی میں پہنچے ۱۲ مصنف

اقول

اثباتاں نال حدیثاں ثابت فاتحہ منع تاکیداں ॥ کوڑی گل ایہ اہل ہوایاں لامذہباں پلیداں

قولہ

اے مفتی صاحب ایہیں وہابی سچ مچ ہوئے بھائی ॥ رب وہابی محمد وہابیاں نام وہاب ایہائی

اقول

واہ واہ کیا لیاقت مادہ صرف نحو دا ڈاڈھا ॥ رب وہابی خوب بنایا سمجھ نہ گھاٹا وادھا

وہابیاں دا بھی رب وہابی اکو جیہے ہوئے ॥ وہابی بندے رب برابر درجیوں تھیوں ہوئے

جیکر رب وہابی ہویا کون ہویا رب تیرا ॥ اک رب ہور بنایا توبہ مشرک ہویا وڈھیرا

سمجھ وہابیاں دین دے اندر ہرگز ذرہ ناہیں ॥ مشرک خاص بنے اس گلوں پچھو لوکاں تائیں

یا نسبت دی رب نوں لائی جو ہے واحد ہولی ॥ ناطیوں نسبتوں پاک الٰہی ہر شئے کولوں اولی

نویں عالم نے رب دے تائیں یا نسبت دہلی لئی ॥ رب وہابی خوب بنایا واہ وا عقل دانائی

ایہ وہابی عبدوہابوں نجدی جو ہویا ای ॥ اسدے پیرویاں نام وہابی لوکاں چا رکھیائی

جسدی بابت پیشگوئی ہے حضرت نے فرمائی ॥ پچھے لکھی حدیث میں ساری دیکھیں جے دل آئی

قولہ

پھر نبی صاحب بھی سچ وہابی اوچی آہیں کہندا ॥ ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ علیؓ بھی کہندا رہندا

اقول

دیکھو ادب تہذیب لکھن وا نبی صاحب بھی کہندا ॥ پھر چوہاں یاراں دے نام لکھے تے لکھیا کہندا

ادب نہ ذرہ داراں ہرگز حب محبت ناہیں ॥ جیکر ہووے محبت بھورا ایسا لکھن ناہیں

آہیں آکھن وا چوہاں یاراں مسئلہ کوڑ بنایا ॥ وسیں کیہڑی جاگہ لکھیا کوڑو کوڑ ہولایا

حدیثان دو سناوان تینون شاید شرم کجھ آوے ۔ ایسا جھوٹھ بنانے والا رب توں بدلا پاوے

پہلی ۔ حدیث شریف قال ابو وائل لم یکن عمر و علی یجھران ببسم اللہ ولا بالتامین یعنے کہا ابو وایل (رضی اللہ عنہ) نے نہین تھے عمر اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما جہر کرتے ساتھ بسم اللہ اور آمین کے روایت کیا اسکو طبرانی نے کتاب التہذیب مین ۔

دوسری ۔ حدیث شریف ۔ وعنہ کان عمر و علی رضی اللہ عنہما لا یجھران بالبسملۃ ولا بالتعوذ ولا بالتامین اور انہین سے ہے ۔ یعنے حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسم اللہ اور اعوذ باللہ اور آمین کو بلند نہین کہتے تھے ۔ روایت کیا اسکو سیوطی رحمہ اللہ نے جمع الجوامع مین ۔

ایہنان دوہان حدیثان کولون ظاہر ہویا بھائی ۔ حضرت عمرؓ تے حضرت حیدرؓ ایہا کم کیتا ای
بلند آمین نہ آکھی ہرگز حضرت عمرؓ تے حیدرؓ ۔ ایہنان حدیثان کولون ثابت تیرا کوڑ سراسر

قولہ

صفحہ ۱۷ سطر ۱۴

فرض کیتا جے ہک امام بلند نہ کہندا بھائی ۔ ایہ سارے کہن اماموں منہ کے شرم نہ تینون آئی

اقول

اے گستاخ بے ادب بزرگان اپنی جیبھ سنبھالین ۔ کرین غرور تکبر ایسا دیوین اماماں گالین
گویا امام صاحب ہین منہ کے ایہ عقیدہ[1] فاسد ۔ باز آوین تون گالیان دیون اے متکبر حاسد
ہن بھی اہل سنت کہلاوین شرم نہ آوے ذرہ ۔ اہل ہوایان رافضیان دا ایہو کم مقرر

قولہ

کہن وہابی مرض سودا دے اندر ایہنان وہائی ۔ جے لکھ سیانے کرن دوائین ہرگز ایہ سچا ئی

اقول

کر کجھت بیمار وہابی سارے کرن پرہیز نہ کائی ۔ حاکم حکیم نہ منن ہرگز بد پرہیز غذا ائی

[1] مصنف کا عقیدہ یہ ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ توبہ نعوذ باللہ اچھے نہین یعنے تینون اماموں سے منہ سے یعنے برے ہین ۔ خدا کی مار ایسے گستاخ پر ایسے الفاظ کہتے ہوئے ذرہ خوف نہ آیا ۔ ۱۲ منہ ۔ [2] دیکھو کتاب انتصار الاسلام ۱۲ منہ

اک حکیم نوں چھڈ بھنڈ لکے پھر دے بھٹکے کھاندے ۔۔۔ کجھ اعتبار کسے تے ناہیں صحت نہ ہرگز پاندے

ایہ بیماری بد پرہیزی ہرگز مول نہ جاسی ۔۔۔ تک سک لگ ہوکے مرسن جگرا وڈھ وڈھ کھاسی

جدتک اک حکیم دے اُتے صدق ایمان نہ لیاون ۔۔۔ تدتک صحت نہ ہوسی ہرگز خون جگر دا کھاون ۔

قوله

صفحہ ۱۸ سطر ۳

اے مفتی صاحب منع بلند آمین دے کرنے والا ۔۔۔ وچ دھبولی آوین تیرا کریئے خوب منہ کالا

اقول

ایہ مفتی صاحب جالندھر دے جنہاں مخاطب کیتا ۔۔۔ کالا منہ کرن دا وچکار نال جبر دے کیتا

وچ دھبولی بادشاہی ہے شاہ ہے نوابی ۔۔۔ یا عدالت فوجداری ہے دیوین حکم عتابی

تحصیلداری دھبولی اندر یا ہے تھانہ داری ۔۔۔ نہیں یقین ایہ عہدہ ہوون گئی نہ ڈیرہ داری

رکھدا اللہ درجے درجے ہر اک بندے تائیں ۔۔۔ چونکہ اللہ تونہہ نہ دیندا ہرگز گنجے تائیں

قوله

صفحہ ۱۸ - سطر ۴ - ۵ - بلفظہ

ایہ اہل ہوائی بدعت والا لوڑلا جان ایہائی ۔۔۔ اہل ہوائی بدعت والیاں مکر نماز نہ کائی

ایہ پیر جیلانی غنیہ دے وچ واضح کر سمجھایا ۔۔۔ غنیہ اندر صفحہ پچاسویں جیلانی فرمایا

اقول

اگوں پچھوں چھڈ عبارت وچوں کاڈھنا عامان ۔۔۔ ایہ ہمیشہ اہل ہوایاں عادت بدعیاں خاصان

اہل ہوائی بدعت والا لوڑلا کہہ سمجھاوان ۔۔۔ اوسے غنیہ دی عبارت لکھ کے صاف دکھاوان

قال سفیان بن عنیبۃ رضی اللہ عنہ من نطق فی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم علیہ بکلمۃ فہو صاحب الھوی واھل السنۃ اجمعوا علی السمع والطاعۃ لائمۃ المسلمین واتباعھم صفحہ ۱۹ سطر غنیۃ الطالبین

یعنے کہا سفیان رضی اللہ عنہ نے جو کوئی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نکتہ چینی یا گفتگو اور کلام کرے

اہل ہوا ہے۔ اہل سنت وجماعت کا اجماع ہوا ہے کہ امامان دین اور مسلمانان دین کی بات سنکر اسپر عمل کیا جاوے اور اُنکی اتباع یا تابعداری کی جاوے۔ غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۹۵ سطر ۹ ۔

حضرت پیر محبوب الٰہی غنیہ وچ لیبا د ن
ایہ حدیث حضرت سفیانوں واضح کر سمجھاون

جو کوئی حق اصحابان اندر کردا نکتہ چینی
نالے نقص نکالے اونہان بات کرے بیدینی

ایہ علامت اہل ہوایان بدعتیان دی پوری
حضرت عمرؓ نوں بدعتی آکھن ہوئی نشانی پوری

ہویا ہے اجماع بھی اسپر اہل سنت دا بھائی
امامان دین تے بادشاہاں ندی کرن اطاعت آئی

مسلمانان دی تابعداری جو دیندار پیارے
رحمت ہووس محبوب الٰہی کیتے جس نزوارے

اہل ہوائی اوہو جیہے جو خواہش اپنی کرکے
سوکھے سوکھے مسئلے ورتن جو چاہن منہ وچ رکھے

بدعتیان دی بابت جو کجھ رب نبی فرمایا
کل نشانیان اہل ہوایان ظاہر کران سوایا

اول حکم خدا وندوا النقل کران بین سارا
سورہ آل عمران دے اندر جیوین آیا پیارا

علامات بدعتیان

قال اللہ تعالیٰ۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینات ؕ واولٰئک لھم عذاب عظیم ۵ یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ ہوا اے مسلمانوں مانند اُن لوگوں کے جو متفرق ہوئے عداوت کی وجہ سے۔ اور اختلاف کیا اپنے دین میں بعد اُس کے کہ آئیں اُن کے پاس دلیلیں کھلی ہوئی اور وہ متفرق اور مخالف لوگ اُنکے واسطے ہے عذاب بڑا ۔

اللہ تعالیٰ ایہہ فرما وے ظاہر وانگ اُنہاں مت ہوئیو
تفرقہ پا کے نال عداوت دین نہ اپنا کھوئیو

جو متفرق ہوئے مخالف اہل سنت دے ہوئے
وچہ تفسیران لکھیا ایوین بدعتی اوہو ہوئے

جیوین چاہن بہتر فرقے ضد عداوت کرکے
اہل سنت تھوں خارج ہوئے بدعتی بدعت کرکے

تفسیر الکبیر اعظم دے اندر جلد چہارم دا لی
لکھی اس آیت دے نیچے خدا اس نوں دالی

علما سلف تے مجتہدان نوں کرن تبرا جہڑے	اوہو بدعتی ظاہر ہوئے جنہاں پائے جہڑے
جیوین حضرت ابن عربی نوں مولوی روم دے تائین	مولوی جامی ہور بزرگان کافر لکھیا پائین
وچ رسالہ شاہ طیوری محمد حافظ لکھوی	کافر لکھیا اینہاں بزرگان کیتی سخت بے ادبی
اس آیت تھوں ثابت ہویا اہل ہوائی ایہا	بدعت والا ٹولا ایہو اللہ سچے کہیا

حدیث شریف عن عایشۃ رضی اللہ عنہا من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ یعنے بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے دین میں اور شریعت میں جو اسمیں نہیں سو وہ نئی بات اور اسکا نکالنے والا مردود ہے **ف** دین میں چار چیز اصل ہیں ایک **توقران** دوسرے **حدیث** تیسرے **اجماع** اور **اتفاق امت** چوتھے **قیاس شرعی**۔ جو بات ان چاروں اصلوں میں نہیں وہی بدعت ہے صفحہ ۱ سطر ۱۸ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار مولوی خرم علی موحد۔

تحفۃ الاخیار دے اندر دسوان صفحہ نکالین	خرم علی موحد صاحب لکھیا وچہ سنبھالین
چار اصول دلیلان شرعی اندر دین رسولے	آیت پہلی جان برادر دوم حدیث رسولے
تیجا ہے اجماع امت دا یا اتفاق پچھانی	چوتھا قیاس ہے مجتہدان دا اسوچ شک نہ آنی
اینہاں چوہاں دلیلان باہر اوہو بدعت ہوئی	اسنوں بدعی ٹولا سمجھو منکر ہے جو کوئی
اجماع قیاس نوں منے ناہین ایہ وہابی ٹولا	بدعتی اہل ہوائی پکے شک نہ ماننشد ٹولہ
پیشگوئی وبیان کل حدیثان اس ٹولہ پر حاوی	اہل بدعت ایہ ثابت ہوئے لکن جو نیلی راوی

وھذہ الطایفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاھب الاربعۃ وھم الحنفیون والمالکیون و الشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من ھذہ المذاھب الاربعۃ فی ذلک الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار طحطاوی حاشیہ در المختار کتاب الذبایح۔ یعنے یہ گروہ نجات پانے والا جمع ہے

آج کے دن چار مذاہب ہیں۔ اور وہ لوگ حنفی۔ مالکی۔ شافعی۔ حنبلی۔ ہیں اور جو کوئی ان چاروں سے خارج ہوا وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔

حاشیہ درمختار دے اُتے کتاب وچ آیا
طحطاوی صاحب واضح کرکے لکھیا تے سمجھایا

ناجی ٹولا ایہو اجکل چارے مذہب جھیڑے
حنفی۔ مالکی۔ شافعی۔ حنبلی کر اجماع نبیڑے

جو کوئی خارج ایہناں چوہاں تھوں اوہ بدعتی ناری
سوئی ایہ وہابی ٹولا اہل ہوائی ناری

چوہاں مذہباں نوں مشرک لکھن کرن نہ تابعداری
پس ایہ ٹولا ثابت ہویا بدعتی پکا ناری

ایسے اُتے فتوے جاری کل ملکاں اسلامی
دستے کدھ سیتاں وچوں مقصد بد انجامی

ہور سنو ہن عقد الجید وں شاہ صاحب فرمایا
واہ واہ اچھا فیصلہ کیتا ظاہر کر سمجھایا

لا یقبل شہادۃ من المبتدعۃ من لا یقول بالاجماع کالخوارج او باخبار الاحاد کالقدریۃ او القیاس کالشیعۃ صفحہ ۱۰۵ سطر ۹۔ عقد الجید۔ یعنی بدعتیوں کی شہادت قبول نہیں ہے۔ جو اجماع کا قایل نہو مثل خارجیوں کے۔ یا اخبار احاد کا قایل نہو جیسے قدریہ یا قیاس کا قایل نہو جیسے شیعہ (غیر مقلد بھی اجماع اور قیاس کے منکر ہیں۔ بدعتی ثابت ہوئے)۔

اکسو پنج صفحہ دے اندر ناویں سطر کڈھاویں
عقد الجید محدث صاحب دہلی والے پاویں

نہیں قبول شہادت جو ہے بدعتی شاہ فرمائے
اجماع امت دے منکر خوارج روشن کر سمجھائے

خبر احاد دا منکر جیہڑا قدریہ اُس لکھیا
تے منکر قیاس دا شیعہ جانی تجا فرقہ لکھیا

ایہ تینوں فرقے سخت مخالف بدعتی پورے بھائی
سوہنیاں خوب نشانیاں لکھیاں کیوں جی شرم نہ آئی

اجماع قیاس دا منکر سارے ایہ وہابی ٹولا
صحیح حدیثوں منکر ہوکے گھتیا انہاں رولا

سنن کریندے احادیثاں جو چھڈ آیا جاون
انہاں تاں گلاں اُتے پورا عمل کماون

جیکر اجے تسلی تیری پوری ناہیں ہوئی
لے ہن تینوں ہور سناواں رکھ شرم بھی لوئی

خیرات الحسان - میں حضرت ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور کہا عبد العزیز نے ابورواد سے کہ جو شخص دوست رکھے **ابو حنیفہ** رحمۃ اللہ علیہ کو پس وہ سنی ہے - اور جو شخص بغض رکھے اُن سے وہ بدعتی ہے - اور ایک روایت میں ہے کہ درمیان ہمارے اور درمیان لوگوں کے **ابو حنیفہ** رحمۃ اللہ علیہ ہیں - پس جو شخص اُنکو دوست رکھیگا جانینگے ہم کہ وہ اہل سنت سے ہے - اور جو شخص اُن سے بغض رکھیگا جانینگے ہم کہ وہ **اہل بدعت** سے ہے - صفحہ ۱۷۱ سطر ۲ کتاب فتح المبین تصنیف مولانا مولوی محمد منصور علیخان صاحب مرادآبادی -

ابن حجر شافعی نے لکھیا وچ خیرات حسانی
عبد العزیز ابورواد وں آکھے صاف تے ظاہر
بغض جو رکھے نال اُنہاں دے اوہو بدعتی بھارا
چوہاں اماماں نال عداوت اس ٹولے دی ہوئی
نال عداوت ضد کریندے مسئلہ اُلٹا اونہاں تھیں
لے ہن ہو رسنا داں تینوں اُستھوں بہی اک چنگی

بارھویں فصل دے اندر لکھیا نا کر عذر بہانے
سنی اوہ جو دوست رکھے امام اعظمؒ نوں ظاہر
اس تقریروں ثابت ہویا بدعتی ٹولا ساڈا
پر نال امام اعظمؒ دے بہتی ضد عداوت ہوئی
کرن توہین تحقیر اُنہاں دی شرم نکمن اُنہاں تھیں
حضرت علیؓ تھیں پیشگوئی ایہہ واہ واہ چنگی

عن عبد اللہ ابن مغفل قال سمعت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ یقول الا انبئکم رجل من کوفان بلدکم هذه او من کوفتکم هذه یکنی بابی حنیفۃ قد ملئی قلبہ علما وحکما ولتهلکنّ بہ قوم فی اخر الزمان الغالب علیهم التنافر یقال لهم البنانیۃ ۵ کذا فی الجواہر یعنے روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے - کہا سنا میں نے امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہما سے فرماتے تھے کہ کیا میں تمکو خبر نہ دوں .... کہ تمہارے اس شہر کوفان میں سے - یا تمہارے اس شہر کوفہ سے ہوگا ایک آدمی کنیت اسکی **ابو حنیفہ** ہوگی - بیشک اُسکا دل علم اور دین کی سمجھ سے بھرا ہوا ہوگا - اور قریب ہے کہ اُسکی عداوت کے سبب سے ایک گروہ ہلاک ہوگا آخر زمانہ میں غالب ہوگا اُنپر ابو حنیفہ سے لوگوں کو نفرت دلانا - اُنکو بنانیہ بولتے ہیں ۔

عبداللہ بن مغفل دِگوں وچ خوارزمی آیا — حضرت علی رضی اللہ کولوں سنیا ایہ فرمایا

کیا خبر نہ دیوان نشان تائین کوفہ شہر دے اندر — ہوسی مرد اک پیدا اوتھے خبر دتی پیغمبر

کنیت اُسدی ابو حنیفہ بزرگ مرد علامہ — علم تے دین دے نال اُسدا دِل بھریا ہوگ فہامہ

تے آخر وچ زمانہ ہوسی ٹولہ اک نرالا — ہوگ ہلاک عداوت کرکے اُسدے نال کمالا

پر غالب ہسی اُوہناں اُتے ابو حنیفہ کامل — نام بنا نیہ اُس ٹولیدا نال وہابیاں شامل

طول نہ کر تحریر اپنی نوں اسے تسخیر نکمی — عاقل نوں اک نکتہ کافی نہ کجھ مسئلے طے

قولہ

اِس آیت نوں پڑھ کے ایہ تقلید امام بناون — تقلید امام صاحب دی واجب آکھن نہ شرماون

قال اللہ تعالی - یوم ندعوا کل اناس باما مھم صفحہ ۱۸ سطر ۱۷ ۱۸

اقول

عام تقلید اس آیت کولوں ثابت کرن مفسر — جیسے پیر جیلانی کہستی ہور تمامی اکثر

امام دے معنے پیشوا ہن ویکھین لغت کتابان — روز قیامت سدیا جاوے ہر کوی نال خطابان

یا حنفی یا شافعی کرکے لکھیا قادری والے — جیہ سواٹھ صفحہ نوں ویکھین پہلی جلد کڈھالے

قولہ

صفحہ ۱۹ سطر ۱۷

کوئی حکم نہیں ہے جونا بعداری کر پیچھاں اماماں — ایہ مفتریان داکوڑا دعوی کوڑیاں لایاں خاماں

اقول

واہ وا علم تسے ذہن ذکائی نالے حافظہ کامل — اگے پیچھے موہنوں جو نکلے اوہ نہ منّنے قابل

دروغ گورا حافظہ نباشد مثل ایہ پوری ہوئی — اگا پیچھا یاد نہ رہیا پہلے کی لکھوئی -

جو کجھ پہلے لکھیا اس نے اوہو لکھ وکھاوان — کوڑیاں نوں کجھ شرم جے آوے لکھیا آکھ سناوان

قولہ

(صفحہ ۱۵ سطر ۱۹)

اس آیت وچ حکم اماماں چوہاں تابعداری ۔۔۔ تک وی تابع تناں چھوڑن مت انہاندی ہی
اس آیت تھیں چوہاں اماماں تابعداری آہی ۔۔۔ سوچ کرن تے سمجھین بھلی بات انصاف لہائی

اقول

کیوں حضرت ایہ یاد نہ آئے بیت جو لکھے پچھے ۔۔۔ جھوٹے لون ایہ جنتر ہندی ویکھے اگے پچھے

قولہ

کُل اناں بابامہم اس آیت وچ داخل جاپے ۔۔۔ پھر کدا تابع تناں منکر شیطان وتے لاپے
وایہ دین تمامی سارا اندر چوہاں اماماں ۔۔۔ باجھ چوہاں دے تابعداری حاصل کرے ایماناں

اقول

مرُشن اس آیت دے کولوں چوہاں تابعداری ۔۔۔ آپے ثابت پیا کریندا ویکھو عقل اس ہار نی
قایم عقل نہیں ہے ذرہ قدم قادم پے ڈھندا ۔۔۔ آپے مقبل آپے منکر اک پر کھڑا نہ رہندا
کدی کہے نا تابعداری بے رسول دے کائی ۔۔۔ کدیں کہے پھر تابعداری بادشاہاں بھی آئی
کدیں کہے پھر تابعداری کرنی چوہاں اماماں ۔۔۔ کدیں کہے پھر حکم نہیں ہے تابعداری عاماں
واہ علمیت واہ دانائی واہ مزاج ٹکانے ۔۔۔ وچ وچولے غوطے کھاون گندے لگ سجانے
پیشگوئی جو حضرت والی بابت عقل دے آئی ۔۔۔ پوری ایہ شہادت ہوئی اس تولیدی بھائی

قولہ

رب کیہا تو آکھ محمد ایہناں ہیو داں تائیں ۔۔۔ مذہب میرا ابراہیمی ایہو آکھ سنائیں

قال اللہ تبارک و تعالیٰ قل انّنی ھدٰنی ربی الی صراط مستقیم دیناً قیماً ملۃ ابراہیم حنیفاً صفحہ ۲۰ سطر ۱۴-۱۵

اقول

سبحان اللہ تقلید خدا نے حضرت نوں فرمائی ... اس آیت تھوں ظاہر ہوئی ایہ تقلید الٰہی
کہو محمد ﷺ پیارے سب لوکاں تائیں ظاہر ... ابراہیمی مذہب سیدھا صاف تے ظاہر
اک لکھ کئی ہزار پیغمبر سب دا مذہب چنگا ... سارے دین قبول الٰہی فرق نہ ذرہ ننگا
اللہ وَلوں سب پیغمبر سدھا راہ لیائے ... کئی صحیفے ہور کتاباں اپنے نال لیائے
اللہ کہیا حضرت تائیں مذہب ابراہیمی ... پکڑیں اک مقررہ کرکے اسلامی تعلیمی
کیوں مقرر کیتا رب نے چھڈکے ہور پیغمبر ... دسیں گل ایہ ظاہر ہوکے جے کجھ علم ہے اندر
ایسے آیت کولوں ثابت مدعا اساڈا ہویا ... ہے تقلید جو واجب تکدی حکم اللہ دا ہویا
حنفی مذہب اساڈا سچا ابراہیم حنیفوں ... لامذہباں نوں راہ نہ لبھے کرن گذارہ جیوندیں
تسیں مقلد ابن حزم دے حافظ محمد والے ... اسیں مقلد امام اعظمؒ دے کیتے رب حوالے
تفسیر محمدی وچ ست اٹھ آیتاں لکھیاں غلط حرفاں ... اپنے وڈے امام دے کولوں باتاں نال قرآن
غلطیاں ساریاں ہے جے ویکھیں وچ نثر دے آیاں ... سولہاں ورقیاں اندر جو جو غلطیاں جھریاں لایاں
زیر زبر تے پیش نہ لکھے مد تشدید نہ کائی ... حروف بہتیرے غلط لکھے ہن ویکھیں باسلائی
اوہ سب ٹولیٹ کے پہاں اُسنے مدعا ثابت ہویا ... عدم ثبوت تقلید دے کارن سارا مغز اُہس کھویا
آپے لکھے تابعداریاں آپے منکر ہویا ... آپے ابراہیمی مذہب ثابت کرکے ردیا
کس آیت تھوں ثابت کیتا باجھ خدا رسولے ... ہور کسے نوں ناہیں کہیا خدا رسولے
لبے ہن ثابت کرکے دساں آیتاں نال حدیثاں ... جو جو تابعداری کرنی نظر نہ پوے خبیثاں

ثبوت تقلید مذہب واحد از آیات و احادیث و اقوال علما حرمین شریفین زاد اللہ شرفہما

ا۔ آیت شریف قال اللہ تعالیٰ یوم ندعوا کل اناس بامامھم یعنے جس دن بلاوینگے ہم سب لوگوں کو ساتھ

نام امام رہنما (پیشوا) انکے کے یعنے قیامت کو ۔ سورہ بنی اسرائیل سیپارہ ۱۵

قیامت دنے ون رب بلاوے ہر اک بچے تا ئیں	نام امام اسدے والے کے شک نہ مول لیاوین
وچ تفسیر حسینی لکھیا حنفی ۔ شافعی کر کے	امام دے معنے پیشوا ہین ویکھین لغتان پڑھکے

۲۔ آیت شریف قال اللہ تعالی واجعلنا للمتقین اماما سورہ فرقان سیپارہ ۱۹ یعنے ۔ اور کر ہمکو واسطے متقیون کے امام یا پیشوا ۔

دوجی آیت اندر اللہ بندیاں تھوں کہلاوے	متقیاں داکرین اسانون پیشوا بتلاوے

۳ آیت شریف ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا ۔ سورہ نساء سیپارہ ۵ یعنے جو کوئی مخالفت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب کھل چکی اسپر راہ کی بات اور چلے سب مسلمانون کی راہ کے سوا ہم اسکو حوالہ کرین وہی راہ جو اس نے پکڑی ۔ اور ڈالین اسکو دوزخ مین اور وہ بری جگہہ ہے ۔

جو کوئی کرے خلاف حضرت دا بعد ظہور ہدایت	تے الٹے رستے مسلمانان توں چلے کرے شکایت
اللہ اسنون دوزخ اندر داخل کرے سفرہ	دوزخ برا مکان عذابی شک نہ آنون ذرہ
الٹے رستے چلین وہابی مسلمانان توں سارے	غیر مقلد لا مذہب ہین کوڑے کرن پسارے

۴۔ آیت شریف ۔ قال اللہ تعالی ۔ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنے پوچھ لو یاد رکھنے والون سے اگر تم نہین جانتے ۔ سورہ انبیا سیپارہ ۱۷

پچھو اہل ذکر دے کولون جیکر تسین نہ جانو	اللہ خود فرماوے سانون اسوچ شک نہ آنون
اہل ذکر ہین عالم ساڈے جو مقبول خلایق	اجماع امت دا اوہنان اتے جہڑے لایق فایق
امام اعظم تے شافعی صاحب مالک حنبل چارے	رحمۃ اللہ ہوس انہان تے وڈے درجن تے تارے
تقویۃ الایمان دے اندر لکھیا جو کتاب انہان دی	ٹرھ وہابیان اوسے کولون جو جند جان انہان دی

ایہناں جیہاں نے کل امت دا ہے اتفاق پیارے ... کر تقلید ایہناں دی وچوں الکری رب سواری
دو سو چھ تے ست صفحہ نوں ویکھیں شک جے ہووے ... میرے پاسوں ویکھ لویں جے تیرے پاس نہ ہووے

۵ آیت شریف - قال اللہ تعالی والذین یحاجون فی اللہ من بعد ما استجیب لہ حجتہم داحضۃ عند ربہم وعلیہم غضب ولہم عذاب شدید ۵ سورہ شوری سیپارہ ۲۵ اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہیں اللہ کی بات میں جب خلق اسکو مان چکے انکی دلیل بچلی ہوئی ہے اونکے رب کے ہاں اور اونپر غصہ ہے اور انکو سخت مار ہے -

وچ قرآن شریف خدا نے ظاہر کر فرمایا ... جھگڑا جہڑے لوگ اٹھاون جد خلقت آزمایا
من سنا کے خلقت ساری جیہڑ قایم ہووے ... بعد اسدے جو جھگڑا پاوے دین اپنا اوہ کھووے
باطل کل دلیلاں اسدیاں رب دے اگے ہویاں ... غصہ ہور عذاب الٰہی ہوس انہاں نوں معیاں
ٹولا نواں مطابق اسدے جھگڑا جیکا پاوے ... علما سلف خلف تھوں اپنا وکھرا پنتھ چلاوے

۶ آیت شریف - قال اللہ تعالی ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب اللہ ہم الغلبون سورہ مایدہ سیپارہ ۶ اور جو کوئی رفاقت پکڑے اللہ اور اسکے رسول علیہ السلام کی اور ایمان والوں کی تو اللہ تعالی کی جماعت وہی ہونگے غالب

اللہ نبی تے مومناں سندا جو کوئی دوست ہووے ... اوہو ہے جماعت ربی سب پر غالب ہووے
ہین مقلد اس آیت پر عامل فضل الٰہو ن ... غیر مقلد دشمن ہو کے رد دے اس [illegible]
غالب رہے مقلد ہر جا بحثاں وچ تمامی ... الیوین قیامت تائین غالب رہسن اللہ حامی

۷ - آیت شریف قال اللہ تعالی - اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم سورہ نساء یعنے تابعداری کرو تم اللہ کی اور تابعداری کرو رسول کی - اور اولی الامر کی جو تمہارے بیچ ہین +

تابعداری رب نبی دی اولی الامر بھی نالے ... اللہ خود فرماوے کر یہ ہوو نہ شکاں والے

اولی الامر علماوان تائین کہن مفسر سارے ۔ کامل مجتہدان جو گذرے خلقت ساری

۱ ۔ حدیث شریف ۔ لا یعتقد قلب مسلم علی ثلث خصال الا دخل الجنۃ قال قلت ماھی قال اخلاص العمل النصیحۃ لولاۃ الامر ولزوم الجماعۃ فان دعوتھم تحیط من ورائھم دارمی صفحہ ۴۲ ۔ یعنے نہین جمتا دل مسلمانون کا تین خصلتون پر مگر کہ داخل ہوتا ہے جنت مین ۔ کہا راوی نے کیا ہین وہ تین خصلتین ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے ریا عمل کرنا واسطے اللہ تعالی ۔ اور خیر خواہی احکام کی ۔ اور نہ چھوڑنا بڑے گروہ کو ۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیہن دارمی اندر آیا ۔ تان خصلتان اُتے مسلم جس نے عمل کمایا
راوی پچھیا حضرت پاسون اوہ کہڑیان آیان ۔ حضرت نے مفصل کر کے تنے اوہ فرمایان
بے ریا عمل دا کرنان حکمان دی خیر خواہی ۔ بڑے گروہ تہین دور نہ ہونا ایہا فضل الہی
ایہ تن گلان جیدے اندر اُسنون مسلم جانی ۔ بڑے گروہ تہین دور وہابی اسوچ شک نہ آنی

۲ ۔ حدیث شریف ۔ اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار ۔ مشکوۃ شریف صفحہ ۲۲ یعنے تابعداری کرو بڑے گروہ کی پس جو الگ ہوا بڑے گروہ سے وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا ۔

وڈے گروہ دی تابعداری حضرت نے فرمایا ۔ کر لو ایہ تاکید تسانون خاص نبی وچ آیا
جو کوی بڑے گروہ دے پاسون دور ہووے اکواری ۔ دوزخ اندر سٹیا جاسی ہوسی کوڑا ناری
وڈا گروہ مقلدان والا اسوچ شک نہ ذرہ ۔ غیر مقلد ناری سارے ثابت ہویا مقررہ

۳ ۔ حدیث شریف عن عرفجۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوا ھم رواہ مسلم مشکوۃ صفحہ ۳۱۲ یعنے عرفجہ نے ہے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے ۔ جو کوی آوے تمہارے پاس حالانکہ تم سب ہو ایک شخص کے فرمانبردار چاہے یہ توڑے حکومت تمہاری یا پارے

حکومت تمہاری پس قتل کرو اُسکو۔

عرفجہ کرے روایت آکھے سُنیا حضرت پاسون   جو کوئی آوے پاس تسانڈے خواہے عاصون
ہوو تسین اک شخص دی تابع تداوہ آن بگاڑے   توڑے اوہ حکومت تسان یا جماعت پھاڑے
قتل کرو اُس بندے تائین جو ایہ فتنہ پاوے   غیر مقلد ثابت اسٹھون ظاہر نظرین آوے

۴۔ حدیث شریف۔ لا تسئلونی (عنی) مادام ھذا الحبر فیکم مشکوٰۃ صفحہ ۱۵ و نیز صحیح بخاری۔ ابو موسیٰ اشعری سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے حق ہیں لکھا ہے یعنے نہ پوچھو مجھ سے اے لوگو مسئلہ جب تک یہ عالم (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما) تمہارے بیں ہے۔

امام بخاری ابو موسیٰ نقلون حضرت وا فرمود   عبد اللہ بن مسعود دے حق وچ لیا یا دل آسودہ
مسئلہ کوئی پچھو ناہین میرے پاسوں یارو   ایہ عالم ہے تسان اندر جد تک کم سوارو
حضرت آپ تاکید کیتی تقلید دی بابت بھاری   غیر مقلد تسن ایتھون ہون صریح انکاری
حضرت دے زمانہ اندر سی تقلید ایہ جاری   منکر ایس حدیثون ہوئے غیر مقلد ناری

۵۔ حدیث شریف۔ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم یعنے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستارون کے ہیں جنکی تقلید کروگے ہدایت پاؤگے تفسیر عزیزی وغیرہ

آن حضرت فرمایا میرے کل اصحاب ستارے   اوہنان وچون جس کسے دی کرو تقلید پیارے
پاوگے ہدایت اسٹھون سدھا رستہ ایہو   منکر غیر مقلد اسٹھون ظاہر ہو لا ایہو۔

اقوال العلما

ا۔ شرح جمع الجوامع مین مولانا جلال الدین محلی نے لکھا ہے۔ یجب علی العامی وغیرہ ممن لم یبلغ مرتبۃ الاجتھاد التزام مذھب معین من مذاھب المجتھدین انتھی۔

یعنے واجب ہے عامی اور غیر عامی پر جو نہ پہنچا ہو درجہ اجتہاد کو التزام ایک مذہب معین کا مذاہب مجتہدین سے

واجب ہے تقلید اماماں ہر عامی دے تائین ‏ ہور غیر عامی جو مجتہد ان دے درجے پہنچیا ناہین

اک مذہب دی اسدے اُتے ہے تقلید ضروری ‏ شرح جمع الجوامع اندر لکھی بات ایہہ پوری

۲ شیخ محی الدین نووی نے روضۃ الطالبین میں لکھا ہے۔ اما الاجتہاد المطلق فقالوا اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید واحد من ھؤلاء علی امتہ ونقل امام الحرمین الاجماع علیہ۔ یعنے اجتہاد مطلق تو ختم ہو گیا ساتھ ایمہ اربعہ کے اور واجب ہے تقلید ایک کی اُن میں سے امت پر اور نقل کیا امام الحرمین نے اجماع اسپر

ختم ہویا اجتہاد جو مطلق نال اماماں چوہاں ‏ کوئی برابر اُنہاں ناہین علما کہا نہ سوہان

واجب ہے تقلید امت تے اک دی اینہاں وچہوں ‏ امام حرمین نے نقل کیتا ہے اجماع اسدے اُتون

جائز ناہین مومن تائین حنفی کدی کہلاوے ‏ پھر شافعی مالکی حنبلی سبکے مسئلیاں عمل کماوے

وچ ترصیع کتاب دے لکھیا واضح کر سمجھاوان ‏ فیصل قول تمامی ہوئے عربی لکھہ دکھاوان

۳ لاخیران یکون حنفیا فی بعض المسایل وشافعیا فی بعض اخر یعنے نہین بہتر ہے یہ کہ حنفی ہو بعض مسائل میں اور شافعی ہو بعض میں۔

ایہہ نہین اچھا حنفی ہوکے بعضے عمل کماوے ‏ تے بعضے مسئلیاں شافعی ہووے اوہر اودہر جاوے

غیر مذہب دا عمل کماون اُسلئے اُسنوں جاون ‏ اجماع امت تھین خارج ہوئے سند مذہب دوزخ جاون

۴ شرح عین العلم میں لکھا ہے۔ فلو التزم احد مذھبا کابی حنیفۃ والشافعی فلزم علیہ الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی مسألۃ من المسایل یعنے جسے لازم پکڑا ایک مذہب مثلاً مذہب ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا واجب ہے۔ کہ ہمیشہ اُسی مذہب پر رہے اور سوائے اُسکے کسی مسئلہ میں غیر کی تقلید نہ کرے

جسنے اک مذہب پھڑ لے تائین پھڑیا نال یقینے ‏ حنفی ہو رہا شافعی تائین پھڑیا اندر سینے

واجب ایہی جو اوسے اُتے قایم رہے ہمیشہ ۔ واجب تائیں ہرگز اُستے ہین بین وا پیشہ

۵ تفسیر احمدی مین ہے اذا التزم مذہبا یجب علیہ ان یدوم علی مذہب التزمہ ولا ینتقل عنہ الی مذہب اخر یعنے جس مذہب پر التزام کرے تو چاہیے کہ مداومت کرے اسپر اور نہ پہر جاوے طرف دوسرے مذہب کی

تفسیر احمدی دے اندر لکہیا جس مذہب ہووین ۔ رہین ہمیشہ اوسے اُتے قبر اندر جا سووین

اک مذہب نون چہوڑین ناہین وچ وچ ناجاوین ۔ وانگون غیر مقلد ہوکے ہر ہر ول سنجا وین

ہین واقف سبہو اجکل والا کے وچون آیا ۔ مفتیان چار مذہب والیان جو کچہہ لکہہ بہیجا یا

تقلید شخصی نون اُنہان بزرگان ثابت کر سمجہایا ۔ جنہان دے حق قرآن حدیثان ولیان لکہہ فرمایا

۶ - فتوی علماے حرمین شریفین زاد اللہ شرفہما - انہ یجب علی المقلد الذی لم یبلغ درجۃ الاجتہاد فی زماننا ھذا تقلید واحد منہم وان التقلید الشخصی جایز بل مستحسن بل لازم علی القول المشہور عند الحنفیۃ والشافعیۃ رحمہما اللہ تعالی یعنے تحقیق واجب ہے مقلد پر جو نہین پہنچا درجہ اجتہاد کو ہمارے زمانہ مین تقلید ایک مذہب کی چارون امامون مین سے اور تقلید شخصی جایز بلکہ مستحسن بلکہ لازم ہے - اوپر قول مشہور کے نزدیک علما حنفیہ اور شافعیہ رحمہم اللہ کے -

تقلید شخصی ہے واجب ہر نون ایس زمانے اندر ۔ حنفی شافعی مالکی حنبلی مفتیان دے اندر

فتوی لکہہ پہنچایا ایتہے رحمت ہوس الہی ۔ دین ایمان اساڈا مکہ جنہان گل مکائی

بس کرلے تشریح اتہائین طول رسالہ ہووے ۔ بہت ہوئی تقلید دی بابت غیر مقلد رووے

قولہ

قال علیہ السلام من وقر صاحب البدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام

ایہ آیت جان اٹھائیسوین بیلی وچ سیپارے آئی ۔ اہل بدعت دی ہولی مالک شل کیتے فرمائی

اقول

کہی حدیث تے آیت آکھی ویکھو انت اس ماری — بڈھے وپلے عقل گوائی نظر بھی سبھا ماری

اہل بدعت نوں ثابت کرکے پیچھے ہیں وکھلایا — اجے بھی ہوئی تسلی ناہیں شیطان خوب بہکایا

قولہ

صفحہ۴۲ سطر۱۰

جو کوئی ایہناں مسئلیاں دے وچ شک تے شبہ لیاوے — اوہ وچ دھبولی پاس اساڈے آ اپنا شبہ مٹاوے

اقول

عالم بھارا فاضل ڈاڈھا وچ مشہور رہیا ناں — وچ دھبولی بنکے بیٹھا وانگوں پاٹے خاناں

عقل تہذیب نہ بات کرن دی دہقانی سب لیکھیا — توں توں کرکے موہنوں بولے عالم خوب پڑھیا

سورہ[1] ملک قرآن دے اندر لبھے ہرگز ناہیں — چیلیاں تائیں پچھے دسو کس سیپارے تائیں

تفسیر حسینی پڑھ نہ سکے گلاں دے وچ بہائی — ہیں علمیت ساری تیری ایس رسالیوں پائی

جو کوئی حق میزان دے تائیں ویکھیگا اکواری — عقل علم سب ظاہر ہوسی نالے نظم بہاری

نس نسا کے شرم دے مارے جا دھبولی وڑسے — کر کر یاد اوہناں دیاں گلاں خلقت ساری ہسسے

قولہ

دھبہ بھنسے ہیں گھر دے اہل عیالاں ٹبر بھارا — چھ بیٹے تے دو مستوراں کیتا آن گذارا

[1] ایک دفعہ ماہ اپریل ۱۸۹۱ء کی بات ہے کہ میں بکار سرکار موضع پلاہا چھچھر معروف روڑی میں گیا۔ مولوی سید قطب شاہ صاحب مصنف رسالہ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا۔ سلام علیک کرکے بیٹھ گیا۔ مگر جواب سلام علیک کا نہ دیا۔ انکے پاس کتابیں پڑی تھیں ان میں تقویۃ الایمان بھی پڑی تھی۔ مجھے غیر مقلدی کا شبہ گذرا۔ یہ کہا قابل عمل ہے انہوں نے کہا ہاں کہ یہ کتاب آیت اور حدیث کے مطابق اور انہیں کا ترجمہ ہے تب میں نے نکالکر پوچھا کہ اسمیں یہ جو لکھا ہے کہ ہر مخلوق خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے" کس آیت یا حدیث کا ترجمہ ہے۔ تب کہا ہاں نکالکر دکھا دیتا ہوں لاؤ بھائی قرآن۔ یہ قرآن شریف لایا گیا۔ تب اپنے شاگردوں سے ارشاد ہوا کہ "بتلاؤ بھئی سورہ ملک کس سیپارہ میں ہے" میں نے کہا شاہ صاحب کیا آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ سورہ ملک کس سیپارہ میں ہے۔ تب کہا کہ کیا میں کوئی حافظ ہوں۔ میں نے کہا کہ سورۂ ملک تو ناخواندہ بھی جانتے ہیں۔ بلکہ ہر ختم درود دعوت پر پڑھی جاتی ہے۔ مگر یہ سچ کہ کبھی آپ نے اپنے مردگان کو کچھ پڑھکر بھی نہیں بخشا۔ تب سورہ ملک سے آیت ءامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فاذا ھی تمور۔ نکالکر دکھلائی کہ اس آیت کا ترجمہ ہے۔ تب میں نے کہا کہ سبحان اللہ آپ کی لیاقت پھر شام کو تفسیر حسینی کی عبارت نہ پڑھی جاوے۔ ایک تو علم نہیں دوم رات کا وقت۔ تیسرے بھنگ کا شغل۔ جو مدعا دھبولی میں حاضر ہونے کا ہے۔ وہ کتاب حق المیزان کے نام سے ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ ایسے عالم جو خود چاہ ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں دوسروں کے کیا شبہے مٹا سکتے ہیں۔ ع آنکہ خود گم است کرا رہبری کند ۱۲ منہ

بیٹیاں پنج تے بیٹے پنجے رل گذران سبھی ہوئے	لوگ دھبولی ہوندے ساڈی بہت کرن دلجوئی
نصف دھبولی گجر مالک نصف ارائین بھائی	اوہ سب لوگ دھبولی والے لوگ مواحد جان بھائی

افقول

کس نے ٹبر تیرے بابت پچھیا دسین یارا
شاید دل جاگیران چاہے یا روزینہ بہارا

سارا ٹبر گن گن دسین پتر دھیئیان رنان
گویا بنی مصیبت بھاری کرن گذارہ بنان

اہل عیالان والا جیڑا لفظ مناسب آیا
معنے خوب بنے اس جاگہ واہ واہ علم گوایا

گنتان وتہیان تیک نہ آوے ہویا حسابی پورا
اتنان گنتا ہر کوئی جانے بھاوین انہاں مورا

لیکھا ہین[1] سناوان تسان گن کے ویکھو بھائی
اونیہ[19] وچ حساب دے آون کوڑون ویہ لکھیائی

ایہ اُنیہ ابھی ہرگز ناہین ادھا کوڑ رلایا
وچ دھبولی دس بندے دس جیوین تحقیق کرایا

اک آپ میاں جی دو مستوران چار پتر تن دھیان
ایہ ذہ بندے پورے ہوئے کوڑ بنایا وچ بہان

اجکل گیلین اندر بندے ستے جان مقرر ہ
مین خود ویکھ ویکھیا کے لکھیا شک نہ اسوچ ذرہ

ارائیاں گجران دھبولی والیاں ٹبر گن سنایا
اتنیاں بندیاں جوگا آٹا کہہ کے کوڑ بنایا

بے علماں سجیران تائین الٹا سبق پڑھایا
تے اوہناں وچ محدث بنکے پیسہ نکا کمایا

لفظ مواحد عمدہ لکھیا ذرہ املا نرالا
سیرجی اینھون ثابت ہویا ڈاڈھا علمان والا

پھر نام بناہی گوجر ارائین وچ کتاب لکھائے
موچی تیلی دُھنئے دھوبی پولی وچ کرائے

---

[1] لیکھا ہین اے مصنف نے لیکھ کے لوگوں کا شمار کیا جو بیس لکھا ہے کہ بیس آدمی ہیں جنکی تفصیل بھی آپنے لکھی ہے۔ لیکن وہ سارا مسایل ہر جگہ آدمیوں کی تفصیل [illegible] والہیات بات ہے تفصیل اسطرح پر لکھی ہے چھ بیٹے پہلے لکھکر پھر دوسرے بیت میں پانچ بیٹے اور لکھی ہیں گویا گیارہ بیٹے ہوئے۔ بیان [illegible] عورات ۲ بیٹے دختر کل [illegible] علم ریاضی میں بھی خوب ملکہ حاصل ہے کہ بیس تک بھی شمار نہیں آتا۔ یہ ۱۹ انیس آدمی ہی جو کہ لکھے ہیں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ موضع دھبولی میں جو آدمی موجود تھے۔ میاں قطب شاہ ایک۔ عورات ۲۔ پسر ۴۔ دختر ۳۔ کل ۱۰۔ فی الحال اسطرح پر ہیں مع نام میاں قطب شاہ۔ پسران۔ محمد شاہ عالم شاہ۔ عبداللہ شاہ۔ ایک عورت۔ دختران ۳ کل ۷۔ یعنے ایک لڑکا احمد شاہ فوت ہو گیا۔ ایک لڑکی کی شادی ہو گئی۔ ایک عورت نکال دی گئی۔ اس حساب سے کل سات آدمی رہگئے۔ زیادہ آدمی گھر کے لکھکر خرچ پورا کرنے کا حیلہ نہ تھا خدا جھوٹ اور فریب سے بچاوے آمین منہ۔

جیکر ایہ خوشامد ناہیں کردے اتھاں لوکاں | آناں گھتوں کھاندے لیکے جاندے کھاکے نوکاں
رازق رب نہ جانا ہرگز جاو صبولی وسجے | خرچ خوراک وی مدد اُنہاں تھوں منگے کھتے سبھے
کاکو بخشا نمبرداراں نام موحداں وا اسے | جاکے خوب بھٹایا اونہاں وسے ئے کوڑ حوالے
سرسن رناں کڈھن جھڑے سجناں کھبدن والے | لوکاں نوں کی کرن ہدایت بے نگاجیاں والے

قولہ

صفحہ ۲۱ و سطر ۱۵

پنجواں نام موا عمدا اُسدا عمرالدین چھپائی | خصلت اُسدی عمر محمد والی اس وچ شک نہ آئی
اُنہاں ساریاں شیریاں نہاں رلمل ہیکے نتا پکایا | جو مولوی صاحب اہل عیال وڈیا اساتھے آیا
رلمل اُنہاں صلاح پکائی ہووے کیویں گذارا | ایہ گذارے باجھوں ٹبر کیونکر پلسی رہبا اسدا
اٹھ گھانوں ہیں گذارے بابت انہاں دیوائی | وہ وہ دین بہادر سارے وہ وا دین صفائی
سیہر نشتر پل اُنہاں کھیتی کارن اکٹھے کردے بہائی | ہرہر پل دے پچھے یک یک من ہر ویہوے بہائی
ہور لکڑ گوہا پاتھی وی کائی حاجت رہندی ناہیں | خدمت اندر فرق نہ کردے وہ وا دین پناہیں

اقول

عمرالدین اساہیں تائیں حضرت نال رلایا | نے خصلت نال محمد صاحب حضرت عمر ملایا

ف پنجواں نام الخ مصنف رسالہ حق المیزان نے پہلے اپنے گھر کے سب آدمی شمار کیے تھے اب موضع وصبولی کے کل آدمی مرد (مسلم نہیں عورت کو کیوں چھوڑ دیا) نام بنام اپنے رسالہ سابل میں درج کیے ہیں۔ اب اس جگہہ پر عمرالدین ایک شخص کو خصلت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ونیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشبیہ دے کر ملایا ہے جسکو سایل طہارت السیدین نہ آدین اسکی اسقدر تعریف ہوگا اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحاب کبار کے نام مبارک پر درود شریف اور کلمہ تعظیم تک نہ لکھا جاوے۔ افسوس ایسے دین پر غرض اس سے محض اپنا گذارہ عیال غلہ ولکڑی بالن وغیرہ سے ہے۔ دین سے کوئی تعلق نہیں ہے گویا باشندگان وصبولی کے نام رسالہ میں درج کرکے ایک ورق پورا کیا۔ اور ان کو خوش کرکے اپنا گذارہ کیا رسالہ سایل کے برعکس یہ کام کیا تھا۔ خدا کی قدرت ست آپ سے نام بھی اُلٹا حق المیزان رکھا گیا۔ الاعمال بالنیات۔ نام رکھنے کی تمیز نہیں دعوے مصنفی ۔ ۱۲ مصنف عارف

ایس حساب خدا خود ہویا توبہ ایس خیال لون
ڈھگیان کٹن والے تائین نال رسولؐ ملایا
دھیلی والے شیر ربانی گجر ہور ارائین
وانگ اُنہان دے خوب لاہیا گدڑان شیر بنایا
اپنے موہنون میان مٹھو مولوی صاحب لکھیا
اٹھ گھما نو زمین دے اُتے ٹبر پالیا سارا
ایسے خاطر اولی الامر بھی نمبردار بنائے
رب رازق دا نام نہ ہرگز جو ہے پالن ہارا
شیر بہادر نمبرداران دتے لقب نہ بائی
مولوی صاحب نمبرداران رازق خوب بنایا

شکر پچھے دین گوایا گونا چنگا . لالون
پھر حضرت عمرؓ دے نال ملاکے اپنا دین گنوایا
نائی ہور قصائی تیلی پولی ہور بھبرائین
پر ایہ لکڑ گوہا پاتھی جس نے کم بنایا
ہل عیال دا لفظ بھی اُسدے نال برابر لکھیا
شیر بہادر لقب اُنہان دا اوتبا جہان گذارا
کیون جو ٹبر پالیا اُنہان نالے ہل چلائے
اٹھ گھما نو زمین دے اُسدا ٹبر پالیا سارا
وزہ شکر نہ رب دا کیتا جو مالک زندگانی
ایہ عقیدہ اچھا کیتا دین ایمان گوایا

فضل احمد ہن ختم کرین نون ایس سالتائین

کامل رو ہویا ہور فرصت ہرگز زیادہ نا ہاہین

بے تعداد الحمد للہ آکھان اللہ مالک تائین
شروع ختم ہین ایس رسالے نال وضوی کیتا
منصف آپے سمجھ لین گے دیکھ وہان تک تائین
تیراںؔ سو اٹھ ہجری اندر ماہ ذی الحجہ ایہا ای
ربا اسان طفیل محمد نال ایمان رچلا ہین
بناں دیاں ہیویاں نالے دوست یار پیارے
ربا کرین ہدایت اُسنون جو پڑھدا اس تائین

جس نے ختم کرایا میتھون ایس رسالہ تائین
شاعر نہین ہین عاجز بندا محض اللہ ایہ کیتا
متعصب ہو رہتے ضدی جھگڑا نہ پاندی کائین
ختم کتاب کیتی ہین جس دن ہوئی مدد الٰہی
ماپیو ہور اُستادان بھایان وچ بہشت پہنچائین
امت کل محمد تائین بخشین بخشن ہارے
طفیل رسول کریم مبارک نون سدھا راہ چلائین

لا اله الا الله دا کلمہ پڑھد تمامی
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم دے ہووے سلامی

بسم الله

رسالہ میزان الحق بہ رد رسالہ حق المیزان تصنیف سید قطب شاہ
غیر مقلد ساکن حال موضع گیلن علاقہ تھانہ حجرہ ضلع منٹگمری۔ من تصنیف
حقیر پر تقصیر اضعف من عباد الله الصمد قاضی فضل احمد المتخلص بہ
تسخیر ساکن قصبہ شاہ پور تحصیل پٹھانکوٹ
ضلع گورداسپور حال ڈپٹی انسپکٹر پولیس
تھانہ حجرہ ضلع منٹگمری عفی الله
عنہ

قطعہ تاریخ منجانب مصنف رسالہ ہذا

ہو گئی تردید پوری بس باسم ذوالجلال	ہو گیا معلوم لامذہب کا سارا پول پال
ہاتف غیبی نے یہ تاریخ دی تسخیر کو	منکر و وہابیوں کے منہ میں آکے خاک ڈال

۱۳۰۸

مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۴ء مطابق ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۱ھ

ضمیمہ جھوکان چرمڑیان

اول حمد خداوند آکھو جو سبھنان دا سائیں جھوکان چرمڑیان ۱۰

پھر حضرت نبی کریم دے اُتّے بہت درود پہنچائیں جھوکان چرمڑیان

یاران کل اصحابان سان آل دے نال صلاحین جھوکان چرمڑیان

اہل بیت دے نال محبت رکھ ہمیشہ تائیں جھوکان چرمڑیان

چار اماہان تابعداری اک پر عمل کمائیں جھوکان چرمڑیان

ولیہان دا سردار جیلانی مشرق مغرب تائیں جھوکان چرمڑیان

کل ولیان نون رحمت اللہ ولدے نال لگائیں جھوکان چرمڑیان

ولی مکمل مرشد پھڑکے ول دے بغل گوائیں جھوکان چرمڑیان

سنین درجہ درجہ سبھ نون منہ نہ مول بھوائیں جھوکان چرمڑیان

بنی نہ غیر مقلد ہرگز پوین نہ مندین رائیں جھوکان چرمڑیان

ستیان وچ دھبولی رہبیان گیلن دے وچ ناہین جھوکان چرمڑیان

کالو جھلستیان ساربان پیسے کماد کپاہین جھوکان چرمڑیان

روڑہی وچہ حکیمی کرنی خبر اوہنان نون ناہین جھوکان چرمڑیان

نیم حکیمی جان دا خطرہ قبرستان بسائین جھوکان چرمڑیان

نیم ملانے خطرہ ایمانے رکھن بے نکا حین جھوکان چرمڑیان

کرن غریب روپیہ ٹھگن کشتے خام کھلائین جھوکان چرمڑیان

نبض قارورہ دیکھ نہ جانن بھتیلا پھرن بھوائین جھوکان چرمڑیان

گھوڑے وچ شکرانے لیسنے فرق بیماری ناہین جھوکان چرمڑیان

دیہ فریب پنجاہ کڈھاون دے کے نام دوائین جھوکان چڑھیان

اوسے راتیں مار جیون[1] نوں منہ نہ آپ دکھائیں جھوکان چڑھیان

داج بناون کارن اگلا کرن فریب ادائیں جھوکان چڑھیان

ایہو ویلا سنبھل جاؤ لوکان لوکان پیا سنائیں جھوکان چڑھیان

کرے گزارہ ٹبر سارا گوجرانتے ارائیں جھوکان چڑھیان

چنگی آس خدا دی رکھی دل تھیں پیا کورا ہیں جھوکان چڑھیان

اللہ کول حبیب الٰہی شاہ رسولان پائیں جھوکان چڑھیان

نہیں برابر اُسدے کوئی مشرق مغرب تائیں جھوکان چڑھیان

رفع یدین آمین اوچی تھیں منع رسول کرائیں جھوکان چڑھیان

اخفیٰ خفیہ لفظ حدیثان وچ قرآنے پائیں جھوکان چڑھیان

امام اعظم دا مذہب جیہڑا قایم قیامت تائیں جھوکان چڑھیان

حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپسے اوستے پائیں جھوکان چڑھیان

منکر جو تقلیدوں ہووے کالا منہ کرائیں جھوکان چڑھیان

سواد اعظم تھیں خارج ہویا کھاسن اوس بلائیں جھوکان چڑھیان

---

[1] اوسے راتیں مار جیون نوں الخ ان ایام میں مسمی جیون حصہ دار موضع روڑی علاقہ مجو ضلع منٹگمری میں بعارضہ سل بیمار تھا قضاءً صاحب مصنف رسالہ اللہ کے معالج ہوئے (چشم بد دور آپ حکیم بھی جالینوس ثانی ہیں) اُسکو ایک قسم کا کشتہ روزمرہ دیا کرتے تھے۔ وہ بیمار بیچارہ روز بروز نحیف ہوتا گیا ایک روز کچھ زیادہ کشتہ دیا بیمار کو کچھ آرام ہوا۔ پہلی بھی ساٹھ ستر روپیہ لے چکے تھے۔ اس روز شکرانہ میں اس بیچارہ سے ایک گھوڑا اور ایک لنگی مانگ لیا۔ وہ تھے تیسرے روز کہا کہ پکا علاج کرتا ہوں مگر ادویہ امرتسر لاہور سے ملیں گی مجھکو پچاس روپیہ دو تاکہ دوائی لے آؤں۔ مرتا کیا نہیں کرتا بیچارے جیون نے روپیہ پچاس ادویات کے واسطے دیدیے اسی رات وہ مرضی الٰہی سے فوت ہوگیا۔ حکیم صاحب جنازہ پر بھی نہ آئے جب جیون کے وارثوں نے پچاس روپیہ مانگا کہ وہ واپس کردیں کیونکہ دوائی خریدی نہیں گئی۔ تب مولوی صاحب نے اُن کو انگوٹھا دکھلایا۔ اب تک وہ بیچارے روتے ہیں۔ یونانی حکمت کے وقت ہزار کُن حکیم صاحب کا جو حال سنا ہے وہ ناگفتہ بہ۔ دست شفا بھی آپ کا مشہور اور ضرب المثل ہے کہ جسکو آپ نے دست مبارک سے دوائی دی بس اُس نے اس جہان سے راہ سفر کی لی بقول شخصے

ربا فضل کرم تھین اپنے سدھے راہ چلائین جھوکان چرمڑیان
ولی جدون ہدایت سانون پھیر نہ دل بھرائین جھوکان چرمڑیان
درود وظایف مرشد والا دل تھین ناہ بھلائین جھوکان چرمڑیان
کلمہ ہووے نصیب اسانون منگوا ایہ دعائین جھوکان چرمڑیان
فضل احمد نون فضل اپنے تھین بخشین وڈا گنائین جھوکان چرمڑیان
طفیل حبیب نجیب اپنے دے نال ایمان چلائین جھوکان چرمڑیان

تمت

تقریظ منجانب حقیر قاضی بدر الدین احمد فقیر اخی الاصغر حضرت مصنف رسالہ میزان الایمان سابق سپرنٹنڈنٹ دفتر پولیس ملک آسام

اک رسالہ مشتہر ہے ہوچکا "حق المیزان" — جس کی علمیت ہے ظاہر نام سے اسکی عیان
سبق لیتے آپ سے اگر وہ بھولی ہین میان — ہوتے گر سعدی و حافظ ابتلک زندہ یہان
پیرو نجدی سے لکھی ہے کتاب واہیات — اور ظاہر کرتا ہے سنت جماعت کا ایمان
جو مسایل اس مین ہین سارے وہ بالکل لغو ہین — نام کو تو لکھدیا ہے ہین باثبات قرآن
عقیدے سنت کے پیرو دوسکر اہل ہوا — گالیان دے دے کے لوگون کو ہوئے شہرہ جہان
حاشیہ گیارہ صفحے تک لکھدیے ہین نام نام — ہوتی ہے تہذیب اور تادیب جس سے کل عیان
(صلی اللہ علیہ وسلم) محمد رسول اللہ لکھا پہلے ہے اسنے دیکھ لو — صلوۃ اور تسلیم کا بالکل نہین نام و نشان
لکھدیے ہین نام صحابون کے سارے الٹ پلٹ — ہے یہی اظہار سنت اور جماعت کا نشان
اور لکھا نہ کلمہ تعظیم ان کے نام پر — ایسی گستاخی سے اللہ رکھے سبکو در امان

حضرت حسنین کا تو نام تک بالکل نہین
ائمہ اربعہ سے دیکھو ضد ہے انکو کس قدر
پیروی ابلیس کی ظاہر ہے ہوتی جا بجا
اپنے مرشد اور ہادی کا ہے لکھا نام یون
چار سو سے کچھ زیادہ نام ہین لکھے فضول
عالمون کو طعن و تشنیع جو کرے با صد غرور
حضرت اعظم سے رکھتے ہین عداوت اسقدر
جو ہوا نجدی کا پیرو اُسکا یہ ہی حال ہے
ایسے گندے منہ سے نکلین کب حدیث پاک صاف
اودھر بھی تقلید کے بارے مین اُسکی قیل و قال
بن موحد کرتے ہو تعریف منبر دار کی
لکھتا ہے ملنے کو چھوڑا اور دھبولی مین گیا
تھی موحد قریہ والے اور مین مونس ہوا
کچھ اضحی اور گوبر اور پاتھی بے حساب
محبوب حق اور اسکے یارون کی نکچھ تعریف ہو
کیون نہوے گا لون افضل انبیا سے سربسر
اس رسالے سے میان ایمان ظاہر ہو گیا
واہ لکھا تسخیر نے اسکا جواب با صواب
کر دی ہے تسخیر نے تردید جسکی صاف صاف

ہاے بغض و کینے نے سب کچھ ڈبو یا خانمان
اہل سنت کا نہین ہرگز عقیدہ یہ میان
نام حضرت پیر جیلانی ہے لکھا ہم چنان
حاشیے پر دیکھ لیجے جسکو سارے مہربان
ہے مگر اس سے یہ مطلب ہو گے مقبول جہان
اپنے ہی منہ پر پڑے تھو کے جو تھوکے آسمان
غدر مین تھے کالے گورے جیسے ہندوستان
خود کو تحسین دوسرون کو دیتے ہین وہ گالیان
سبحہ گردانی کے بدلے ہے وظیفہ گالیان
اودھر کرنے لگ پڑے تعریف بس دہقانیان
جز خدا توصیف کرنی ہے خلاف نجدیان
تھا میرے ہمراہ سارا گھر کا پورا کاروان
بس لگی ملنے مجھو اُن کے گھرون سے اطمینان
اور جلانے کے لیئے ملنے لگین وان لکڑیان
اور توصیف دھبولی مین لکھی اک داستان
ملتا ہے ہفتہ دس غلہ جو قریہ سے میان
عوض روٹی بیچے ایمان آیا تھا یہان
ہین شواہد جسکے سارے اہل ایمان و قرآن
جس سے تقلید قرآن اور حدیثون کی عیان

منکروں کے منہ کے اوپر چوٹ لگ لگ جائینگے
ہوگا منکر کے لیئے محشر میں کافی یہ نشان

پہلے تھے اہل ہوائی پھر بنے تلمیذ نجد
نیچری کر دیتی ہیں یہ نجدیون کو گریبان

گر پڑھی تاریخ ہوتی تم نے تو یہ جانتے ۔
تھے ہمارے ختم مرسل بھی اُٹھاتے سختیان

اُن پہ کافر پھینکتے تھے تلچھٹ و گوبر ہمیشہ
تھے مگر تیری طرح دیتے کبھی نہ گالیان

تھی تحمل بردباری حلم کی خصلت اُنھین ۔
اُن کے حق مین نیک کہتے بولتے نہ بد زبان

تھے اُٹھاتے سختیاں پر وہ نہ کہتے لفظ بد
قوم کے کافر تھے وہ اور ہم ہین پھر بھی مسلمان

دوسرون کو کتے اور بیشرم کہتے بے حیا
تمکو ہو گر شرم ڈوبو چلو بانی مین میان

مجر کے بھولے جو آوین گھر مین واپس شام کو
اُنکو کہتا ہی نہیں کوئی یہ ہین گم گشتگان

ہان لو میری نصیحت آخری کہتا ہون مین
کان پکڑ توبہ بولو منہ سے سارے نجدیان

بس فقط اب تو کر تاریخ مین فکر بلیغ
اپنے اپنے عمل کا محشر مین ہوگا امتحان

دیکھی جب تسخیر نے تھی یہ کتاب واہیات
ہے نکالی قطب شاہ نے جسمین لمبی سی زبان

کاہلہ بار اپنے سے تھی اُن کو عدیم الفرصتی
لیک تردید اُس کی کرنے کا تھا بس اُنکو دھیان

گرچہ ہے یہ مختصر سا اک رسالہ لکھدیا
ہے تسلی بخش پھر بھی یہ جواب نجدیان

جیسا منہ ویسا طمانچہ ہے جواب باصواب
دیکھ کر کے ڈوب مرو صاحب "حق المیزان"

ہے نظیر اپنی رسالہ آپ ہین واللہ یہ
دیکھ کر تحسین کہین گے ہندی بنجابی مسلمان

تاریخ مین میزان حق کے یہ ندا آئی فقیر
١٣ ——— ٨ ——— ٠٠

ہی یہ میزان صداقت توبہ کیجے نجدیان

تقریظ

باسمہ سبحانہ ۔ فقیر نے رسالہ حق المیزان مولفہ سید قطب شاہ مطبوعہ مطبع قیصری جالندھر دیکھا جسمین مولف نے
صفحہ ۱۳ تک عقد الجید کی عبارت بطور اپنی تصنیف کے نقلکر کے صفحہ ۱۴ سے ایک ایک بیت حمد و صلوٰۃ کے
بعد مقلدین مذاہب ائمہ اربعہ کو جو عرباً عجماً کل اہل اسلام خواص وعوام گذرے اور موجود ہین صدہا گالیان دیکر
اُن کی تکفیر تک نوبت پہنچائی ہے (ٹولہ مقترباًن دا) (گھر وین شرع نکالی گھردی) (دین نبی بدلایا) (انکار
قرآن حدیثان کردے) (مقتربان دا ٹولہ وانگ یہودان کرے خرابی) (بے انصافی ضدی) (سنت رسولون
اینوین نسن جوین لاحول شیطانون) (شرم نکرن منہ کالے) (جاہل ضدی) (بازی) علیٰ ہذا القیاس بہت
ہی خرافات لکھی ہے ۔ اور جواب اسکا رسالہ ہذا موسوم بہ (میزان الحق) مولفہ محب دینی مخلص یقینی منصور بنا
الصمد قاضی فضل احمد سلمہ اللہ الاحد کا بھی دیکھا واقعی جو کچھ لکھا ہے غیرت دین کی روسے لکھا ہے جواب
خوب دندان شکن دیے ہین جس شخص کو منصبی کامون کے ادا سے بہت ہی کم فرصت ہو ۔ اور پھر اُس فرصت کو
اپنے ذاتی کامون سے بچاکر تائید دین متین پر صرف کرے تو اُسکو خدائے غفور شکور ہی جزاء خیر دارین مین عطا
کرے ۔ اور منتہائے تمنا تک پہنچائے آمین یا رب العلمین ۔ اب فقیر بھی حصول ثواب کی نیت سے رسالہ حق المیزان
کی تھوڑی سی تردید کر دیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس رسالہ مین بجا ہاے متعددہ تقلید شخصی کو شرک و کفر تک پہنچایا
ہے ۔ جیسے دوسرے دین دریدہ غیر مقلد بھی ایسا ہی لکھتے ہین اور پھر یہ بھی تسلیم ہے کہ حرمین محترمین زادہما اللہ
سبحانہ حرمتہ و تعظیما مین یہ تقلید رائج ہے ۔ چنانچہ چارون مصلے موجود ہین ۔ جیسا کہ رسالہ مردودہ کے صفحہ ۱۳۱
مین بھی اسپر اقبال ہے ۔ اب یہ ان لوگون کا بعضے صریح احکام قرآن و حدیث سے صاف انکار ہے یعنی
قرآن مجید مین فرمان ہے قل جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید انتہی ترجمہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہدو آیا
دین سچا اور جھوٹ کسی چیز کو پیدا نہین کرتا اور نہ پھیرتا ہے صحیح بخاری مین فتح مکہ اور کتاب تفسیر مین مروی
ہے ۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بیت اللہ شریف کے گرداگرد بتون کو اپنی چھڑی سے لگاتے

اور فرماتے ۔ جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا جاء الحق ومایبدئ الباطل ومایعید
انتہی مترجما ۔ پھر مشکوۃ مین صحیح مسلم سے روایت ہی کہ آپ نے فرمایا بیشک شیطان ناامید ہوا اس سے کہ
جزیرہ عرب کے مسلمان اسکی پرستش کرین ۔ ولیکن مسلمانوں کو باہم جدال وقتال کی برانگیخت میں ہے انتہی
مترجما ۔ اور مرقات مین امام مالک علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ جزیرہ عرب مکہ مدینہ یمن ہے ۔ اور مجمع البحار مین
امام شافعی علیہ الرحمۃ سے لکھا ہے کہ جزیرہ عرب حرمین ویمامہ ہے ۔ پس قرآن وحدیث سے ثابت ہوا کہ حرمین
شریفین زادہما اللہ تعالی شرفا مین شرک نہوگا ۔ پس تقلید شخصی کو حرام وشرک کہنے والے خود قرآن وحدیث
کے منکر ٹھہرے ۔ چنانچہ فقیر نے اس امر کو رسالہ نصرۃ الابرار فی جواب الاشتہار میں بسط کے
ساتھ لکھا ہے ۔ پھر اسی رسالہ کے صفحہ ۱۶ مین آیت انما یفتری الکذب الذین لا یومنون کے نیچے لکھا ہے

ایہ آیت وچ سیپارے چودہوین حکم خدا دا آیا	مفتریان نون رب تعالی کافر خاص بنایا
کافر اندر دوزخ جاسن نبی ایہون فرماوے	جو کوئی جھوٹی بات افترا میرے ذمے لاوے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ فی النار ۔ انتہی بلفظہ ۔ اب
قطع نظر اس سے کہ آیت اور حدیث کو غلط لکھا ہے ۔ مگر یہ بات سچ ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر
جھوٹ باندھنے والا دوزخی ہے ۔ اب سنیے کہ اسی رسالہ کے اخیر صفحہ ۳۲ کے حاشیہ پر العبد مصنف رسالہ
ہذا سید قطب شاہ کے اوپر ایک حدیث لکھی ہے جسکا پہلا فقرہ یہ ہے قال علیہ السلام من ضیع
سنتی حرم علیہ شفاعتی ۔ اور اخیر فقرہ یہ ہے ۔ من انکرہ سنتی فقد کافر سو پہلا فقرہ بھی صحیح
حدیثوں اور عقاید اسلام کے برخلاف ہے ۔ کیونکہ صحیح حدیث بخاری وغیرہ مین وارد ہے اسعد
الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قبل نفسہ یعنی بڑا سعادتمند
لوگون مین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جس نے لا الہ الا اللہ کو اپنے
دل سے خالص ہوکر کہا ۔ کذا فی تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار ۔ اور عقاید کی کتابوں اور دوسری

کتابوں میں مرقوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ کی طرف روانہ کئے ہوئے لوگوں ۔ اور دوزخ کے کنارہ پر پہنچے ہوئے اور دوزخ ہوئے لوگوں کی شفاعت کرینگے ۔ اگر دوسری کتابوں پر دسترس نہو تو اسی اوپر کی حدیث کے فایدے میں تحفۃ الاخیار مولوی حزم علی موحد میں ہی دیکھ لیں کہ ایسا لکھا ہے ۔ پس یہ کب راست آوے گا کہ سنت کے ضایع کرنے والا مسلمان گنہگار محروم الشفاعۃ ہو جاوے ۔ پھر پچھلا فقرہ تو بہمین الفاظ ہرگز ہرگز حدیث حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہے اور صحت کو پہنچا ہے کہ کلمہ پڑھنے والے گنہگار کی تکفیر سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ہٹایا اور دھمکایا ہے جیسا کہ مشکوۃ میں ابو داؤد سے آیا ہے ۔ کہ آپ نے فرمایا ہے ۔ کہ تین کام جڑ ایمان کی ہے پہلا الکف عمن قال لا اله الا الله لا تکفره بذنب ولا تخرجه من الاسلام بعمل پس اہلسنت گنہگار کو کافر نہین کہتے ۔ خارجی جن کی شاخ اتباع عبد الوہاب ہین یہ ضرور گنہگارون کو کافر کہدیتے ہیں ۔ اب واضح ہوا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا ایسے ہی لوگون کا خاصہ ہے یہ مصنف رسالہ حق المیزان تو بیچارہ نہایت کم علم آدمی ہے انکے بڑے مجتہد العصر حافظ محمد لکھوی نے اپنی پنجابی بولی کی کتابون مین بھی کئی سخت افترا کئے ہین جیسا کہ حدیث جواثا کو موضوع بنا کر تفسیر محمدی وغیرہ مین لکھدیا ہے ۔ اور دیہاتیون کی نمازون کو خراب برباد کیا ۔ باوصفیکہ تین سال سے انکو اطلاع دی گئی ۔ رسالہ ظہور الاحتیاط ظہر الجمعہ مین اخیر مشتہر کیا ۔ مگر انکو خوف خدا دامنگیر ہوا کہ اپنے مقلدون کو اس سخت غلطی سے متنبہ کرتے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وکفی باللہ شہیدا واللہ ہو الموفق للصواب ہو اعلم بلا ارتیاب

نمقہ الفقیر محمد ابو عبد الرحمن غلام دستگیر الہاشمی القصوری کان اللہ لہ فی شہر ربیع الآخر ۱۳۰۵ھ بقلم خود

قطعہ تاریخ از حکیم نور محمد بن مولوی حکیم محمد بخش صاحب مدظلہ پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور جائنٹ ایڈیٹر رسالہ انتخاب الحکمت بقلم خود

کیا عجب تقریر ہے نسخہ بری
یہ نرالے ڈھنگ کی شطری
ہیئے جیب دیکھا اسے خوشخط عجیب
فکر کی تاریخ کی تحریر کی